ديوان ابيات الجنا[ن]
في مدح سيد الانس والج[ن]

ا[و] العبيدي فى فضائل
امير المؤمنين ...١

٢٢١١
٢٢٢

MAAB 1431

...ان
...الجان --- اردو . سید ابو القاسم مقرب علی . . . --- مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ . . . ص ۲۸

- اردو . . مقرب علی ابو القاسم --- مطبع العلوم علیگروھ ۱۳۱۲ھ . . . ص ۲۳۲م

(ضمیمہ اربعین ۲۸ صفحات)

MAAB 1431
maablib.org

مکتبتہ العلوم
کراچی

قال اللہ العزیز العلی

یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط

الحمد للہ المنان والشکر لمنعم المفضل الحنان کہ دریں زمان

مسرت نشان وبہجت توامان حصہ اولیٰ

از

دیوان ابیات الجنان
فی مدح سید الانس والجان

صلی اللہ علیہ وآلہ امنا الرحمان

تصنیف جناب حاج الحرمین الشریفین مولوی حکیم ابوالقاسم سید
مقرب علی خان صاحب الفاطمی الحسنی ... متخلص
بزایر ساکن جگراؤں ضلع لودیانہ

ضا...

مکتبۃ العلوم
کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے بسم اللہ مطلع حضرت باری کے دیوانکا
یہہ ہی لاریب دیباچہ کتاب دین و ایمانکا

مبارک کام ہوگا جسکی ہوگی ابتدا اس سے
بغیر اسکے جو ہوئیگا یقیں ہی اوسمیں نقصانکا

خدا کے نام سے بس افتتاحِ کار لازم ہی
اور اوسکی حمد واجب ہے وتیرہ ہو نے انسانکا

وجوب شکر منعم ہے یقیناً ہر طرح ثابت
بعقل و نقل ہر ملت میں ہے یہہ جزو ایمانکا

ولیکن شکر اسکا بندہ عاجز ہے کیونکر ہو
کہ ہو سکتا نہیں ہے حصر اُسکے لطف و احسانکا

بڑھاتا ہے ہمیشہ نعمتوں کو شکر منعم کا
ہر اک نعمت پہ واجب ہے کریں ہم شکر حنانکا

وہ منعم ہے وہ راحم ہے وہ رازق ہے وہ خالق ہے
وہ مالک ہے وہ قادر ہے وہی حافظ ہی انسانکا

اُسی سے ہی اُوسیکے واسطے مخلوق ساری ہے
اُسیکی سمت ہوگا عود ہر دانا و ناداں کا

عبادت کیلیے ہمکو کیا مخلوق خالق نے
پرستش سے جو سرتابی کریں موجب ہے حرمانکا

ہدایت کیلیے بھیجے پیمبر کر دیا ظاہر ہر اک عامی و عارف پر طریقہ دین و ایماں کا

طریقے سب عبادت کے ذریعہ سے رسولوں کے بتائے کر دیا اتمام اُس نے اپنی برہاں کا

کیا ختم الرسل کو افضلِ مخلوق باری نے کیا پھر دوسرے نمبر پہ رتبہ شاہ مرداں کا

بحمد اللہ شفیع المذنبیں کی ہو نہیں امت میں غلامِ باوفا زائر ہے ولسی شیرِ یزداں کا

در نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ سب خلق سے ہو مرتبہ والا تیرا خود ہے خلاقِ جہاں چاہنے والا تیرا

سایہ رکھتا جو نہیں ہے قدِ بالا تیرا سایۂ ایزدِ متعال ہے سایہ تیرا

مٹ گئے نقشِ حسینانِ جہاں تجھ سے دستِ قدرت نے وہ کھینچا ہے نقشہ تیرا

عقلِ کل پا نہیں سکتے تری اوصافِ کمال عارفِ حق ہی تو اور حق ہی شناسا تیرا

عالمِ فانیِ سفلی کی بھلا کیا ہستی مرتبہ عالمِ بالا میں ہے بالا تیرا

نظرِ شوق سے گر جائے قمیصِ یوسف پائیں گر دیدۂ یعقوب دوپٹہ تیرا

مشعل افروزِ ہدایت ہی خلقت تو ہی دونوں عالم میں نہ کیونکر ہو اُجالا تیرا

جسطرح ہو نہیں سکتا کوئی واجب کا نظیر تو وہ ممکن ہے کہ ممکن نہیں ہمتا تیرا

انس و جن و ملک و حور ہیں محوِ حیرت کیا ہی خالق نے بنایا ہی سراپا تیرا

نور آدم سے مقدم ہی ظہور آخر ہے تالیِ ذاتِ الٰہی ہے تو لا تیرا

سارے خاصانِ خدا ہیں ترے فرمانبردار شانِ ارفع ہی تری بول ہی بالا تیرا

انگلیاں شمع ہیں دس بزمِ ہدایت کیلیے ماہِ کامل سے فزوں ہی رخِ زیبا تیرا

پایہ اللہ کے نزدیک وہ پایا تو نے
قاب قوسین سے اقرب ہوا پایا تیرا

کحل مازاغ تقرب سے ضیا یاب ہوا
عین اعطاف و کرم دیدۂ بینا تیرا

حکم میں کل کے ہی جز ہی وہ شہادت تیری
بھو کا پیاسا جو ہوا ذبح نواسا تیرا

کونسی جا یہ نہیں تیرے ہوا خواہ مقیم
سارے آفاق جہاں نہیں ہوا شہرا تیرا

سو رکر سکتا ہی پھر پیل دماں سے کشتی
لطف فرما ہوا گر اُس پہ دلاسا تیرا

ضم ہوا نام الٰہی سے ترا اسم شریف
کیوں نہو مرتبہ پھر خلق میں اعلا تیرا

دور دولت پہ دوبارہ ہو طلب اثر کی
باغ جنت سی سوا ہے مجھے روضہ تیرا

ہے قصد جو نعتِ شہِ والا کی رقم کا
اے طبع دکھا دے تو یہاں زور قلم کا

یا احمدِ مرسل ترے دربان کے آگے
کیا رتبہ فریدوں کا ہی کیا مرتبہ جم کا

ممکن نہ وجود آپکا نے واجبِ مطلق
کسطرح ہو اطلاق حدوث اور قدم کا

گر خلق نکرتا تمہیں خالق تو نہ ہوتا
دنیا میں یہہ ایجاد وجود اور عدم کا

یا احمدِ مختار دو عالم کے شہنشاہ
جو کچھہ ہے یہہ سب کچھہ ہی طفیل آپکے دم کا

دارین میں ہی موجبِ عزت پی مردم
سر پر جو رہے نقش ترے نقشِ قدم کا

داغِ غمِ شبیر ہے سینہ میں خزینہ
خواہاں نہیں واللہ میں دینار و درم کا

دشمن بھی تو انکار کبھی کر نہیں سکتے
قائل ہے یہاں آلِ محمد کے کرم کا

پائیں گے جو خاکِ کفِ پای شہِ مرداں
ہم سرمہ بنائیں گے اُسی خاکِ قدم کا

بھوکو نہیں دیا کرتے تھے مسکینوں کو کھانا	تھا داب یہہ اُس صاحب ایثار و کرم کا
جب نام علی مُنہ سے لیا حل ہوئی مشکل	کیا نام خدا نام ہے اوس شاہِ امم کا
مایوس ترے در سے نہیں جاتے ہیں سائل	شہرہ ہے جہاں میں ترے الطاف و کرم کا

زائر کو بس اب جلد بلا لیجے نجف میں
ہر وقت یہاں سامنا ہے رنج و الم کا

دیگر

خالق نے ہر رسول کو درجہ بڑا دیا	پر مصطفٰے کو سب سے ہی رتبہ سوا دیا
لولاک نے ہے ہمکو یہہ مضموں سمجھا دیا	ہر شے کو حق نے بہر محمدؐ بنا دیا
بعد اپنی ذات پاک کے ہر شے سے ہر طرح	سردار مرسلین کو حق نے بڑھا دیا
موسٰی کلیم طور پہ تھے اور یہہ عرش پر	اللہ نے حضور کو کیا مرتبہ دیا
ہر اک نبی کو شاہد امت کیا مگر	نبیوں کا شاہد آپکو حق نے بنا دیا
اُنگلی ادھر ہلی تو ادھر چاند دو ہوا	کیا معجزہ رسولِ خدا نے دکھا دیا
اُمّی تھے خود مگر سبق اُم الکتاب کا	ایسا پڑھایا ہمکو کہ ناجی بنا دیا
بابِ علومِ احمد مرسل نے دیکھنا	سارے جہاں میں علم کا دریا بہا دیا
یہہ جبر اور مقابلہ و نحو و علم دیں	شیر خدا نے خلق کو سب کچھ سکھا دیا
ایجاد مرتضٰی ہی نہیں اسمیں شک ذرا	اسود کو کیسے نحو کا رستہ دکھا دیا
انگشتری نماز میں جسدم علیؑ نے دی	گویا گدا کو فخر سلیماں بنا دیا

عاشق خدا کے اور بھی تھے پر کریم نے — عشاق میں حسین کو رتبہ سوا دیا
یوں صبر اور رضا و تحمل سے جز حسین — گھر بار کس نے راہِ خدا میں لٹا دیا
سبطِ نبی نے خون کے دریا میں پیر کر — بیشک جہاز پار ہمارا لگا دیا
آئیں گے جبکہ مہدیِ ہادی تو دیکھنا — کسطرح ظلم و کفر کا نقشہ مٹا دیا

مکتبة العلوم

زائر سوارِ کشتیِ آلِ عبا ہے تو
کر شکر حق نے تجھکو بڑا مرتبہ دیا

درباب میلاد جناب خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ ما طلع الشمس و لمع القمر

آج محبوبِ خداوندِ جہاں پیدا ہوا — عاصیو مژدہ شفیعِ عاصیاں پیدا ہوا
آسماں پر اب دماغ ارضِ بطحیٰ کیوں نہو — اُس زمیں پر آج فخرِ مرسلاں پیدا ہوا
باعثِ ایجادِ موجودات و فخرِ کائنات — سید و سردارِ ہر خُرد و کلاں پیدا ہوا
ظلمتِ کفر و ضلالت اوٹھ گئی دنیا سے آج — نورِ خالق ہادیِ راہِ جناں پیدا ہوا
نور جسکا ہے مقدم ساری خلقت سے وہ آج — تالیِ ذاتِ خداوندِ جہاں پیدا ہوا
شافعِ روزِ حساب و صاحبِ فصل الخطاب — آیۂ رحمت رسولِ مہرباں پیدا ہوا
رہبرِ راہِ نجات و سرورِ دنیا و دیں — حجتِ خالق ہدایت کا نشاں پیدا ہوا
عالمِ علمِ الٰہی واقفِ اسرارِ غیب — رازدارِ لی مع اللہ آج ہاں پیدا ہوا
مالک و مختارِ سرکارِ خداوندِ جلیل — قاسمِ نار و جناں عرش آستاں پیدا ہوا

maablib.org

باغِ دنیا میں بسی آج اوس گلِ رعنا کی بو
جسکی خاطر ہے یہہ گلزارِ جہاں پیدا ہوا

فیضِ کامل فضلِ شامل رحمتِ پروردگار
جودِ مطلق دستگیرِ بیکساں پیدا ہوا

فخرِ آدم سرورِ عالم شہنشاہِ امم
نورِ اول خاتمِ پیغمبراں پیدا ہوا

شوکتِ اسلام دیکھو گر پڑے اصنام سب
کعبۂ اقدس کا حبیب وہ قدرداں پیدا ہوا

یکہ تازِ عرصۂ قربِ جنابِ کبریا
احمدِ مرسل شہِ کون و مکاں پیدا ہوا

زائرِ احمد تجھے کیا کثرتِ عصیاں سے غم
شاد و خنداں ہو شفیعِ عاصیاں پیدا ہوا

عرضِ حاجات بجنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پار بیڑا اب لگاؤ یا محمد مصطفےٰ
ورطۂ غم سے چھوڑاؤ یا محمد مصطفےٰ

فخرِ عیسیٰ آپ ہیں ہم آپکے بیمار ہیں
ہم سے مُردوں کو جلاؤ یا محمد مصطفےٰ

تیرہ و تاریک ہے دنیا کرو مولا ظہور
روئے روشن کو دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

تابِ مہجوری نہیں مولا غلاموں میں رہی
رخ سے پردے کو اوٹھاؤ یا محمد مصطفےٰ

ضعف ہے اسلام کو ایسا کہ ہل سکتا نہیں
اسکو کروٹ دو ہلاؤ یا محمد مصطفےٰ

ہو گیا الحاد اور باطل پرستی کا رواج
حق پرستی پھر سکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

لمپ میں اسلام کی اب تیل کچھہ باقی نہیں
زیتِ رحمت سے جلاؤ یا محمد مصطفےٰ

آپ کی امت کی حالت قابلِ افسوس ہے
بہرِ نصرت جلد آؤ یا محمد مصطفےٰ

بیملاء ۹ الآفاق عکا ۲ دو بحکمِ کبریا
حجۃ اللہ کو دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

دولتِ آلِ محمد دیکھ لیں آنکھیں مری قادرِ مختار کی سرکار کے مختار ہو	مژدۂ راحت سناؤ یا محمد مصطفٰے میرے مطلب سب لاؤ یا محمد مصطفٰے

اپنے زائر کو عنایت کرکے زادِ واصل
پھر مدینے میں بلاؤ یا محمد مصطفٰے

باب الباء الموحدہ

چونکہ ہے عکسِ رخِ محبوبِ داور آفتاب	اسلیے کرتا ہے عالم کو منور آفتاب
کیوں نہو منجملۂ عشاقِ سرور آفتاب	مہر سا ہے رخِ محبوبِ داور آفتاب
نور بخشے کیوں نہ عالم کو مقرر آفتاب	تیرے سایہ میں رہا کرتا ہے دن بھر آفتاب
حشر میں ہوئیگا پیمبر مہر گستر آفتاب	دشمنانِ دیں پہ ہوگا مثلِ اخگر آفتاب
تاب کیا لائے کہ دیکھے روی سرور آفتاب	خیر کی خفاش ساں رکھتا ہے اکثر آفتاب
چاند دو ٹکڑے پیمبر کے اشارے سے ہوا	حکمِ حیدر سے نکل آیا مکرر آفتاب
جستجو میں تیری چکر کھاتے پھرتے ہیں مدام	رات کو ماہِ منور اور دن بھر آفتاب
کیوں نہ پانی لیکے حاضر ہو پئے غسلِ علی	ہے بلاشک خادمِ درگاہِ حیدر آفتاب
کیسی مقبولِ الٰہی تھی نمازِ مرتضٰے	واسطے جسکے نکل آیا مکرر آفتاب
صاحبِ بے سایہ کا سایہ جو ہوگا فرق پر	ہمکو ایذا دیگا کیونکر روزِ محشر آفتاب
فخرِ آدم مرتضٰے ہیں اشرفِ حوا بتول	فاطمہ ماہِ منور اور حیدر آفتاب
ہے حدیثِ مصطفٰے اس قول پر میرے گواہ	ماہِ کامل مرتضٰے ہیں اور پیمبر آفتاب

جیسے ہی زائرِ غلام مصطفےٰ و مرتضےٰ
یوں ہی ہے پیشِ نبی و پیشِ حیدر آفتاب

رویا میں تھا یہ فضلِ الٰہی تمام شب — شکلِ نبی خدا نے دکھائی تمام شب
معمول تھا نبی و علی کا یہی مدام — کرتے تھے روز یادِ الٰہی تمام شب
رکعت پڑھی ہزار علی نے پھر اوس پہ بھی — کی لیلۃ الہریر لڑائی تمام شب
آرام اوسکو حشر میں ہوگا کہ جسنے یاں — تکلیف یادِ حق میں اوٹھائی تمام شب
شب بھر جلوہ گر رہے گھر تھا کہ ذہن میں — تصویر مصطفےٰ کی سمائی تمام شب

قطعہ

کُل مشرکینِ مکہ نے ہجرت کی رات کو — کی خانۂ نبی پہ چڑھائی تمام شب
احمدؐ نے مرتضےٰ کو بلا کر کہا کہ تم — بستر پہ میرے سو رہو بھائی تمام شب
قرآں میں ہے کہ بیچ کے حیدر نے اپنی جاں — چاہی تھی بس رضاے الٰہی تمام شب
راتوں کو جو عبادتِ حق میں ہیں جاگتے — کرتے ہیں بہرِ حشر کمائی تمام شب

قطعہ

خیمے جلادیے جو پس از قتلِ شاہِ دیں — تکلیف اہلِ بیت نے پائی تمام شب
اطفال کے تڑپنے سے اک حشر تھا بپا — روتی رہی بتول کی جائی تمام شب

قطعہ

عباس قیدِ بدر میں تھے اُنکی آہ سے — خیرالورا کو نیند نہ آئی تمام شب

maablib.org

اب سوچیے حسین کے صدمے کس طرح | راحت نبی نے قبر میں پائی تمام شب

زائرؔ بندھا خیال جو زلفِ رسول کا
تھی اپنے بخت کی یہہ رسائی تمام شب

درحالتِ مرض بمقام ریواڑی در ۱۳۰۶ ہجریہ ببارگاہ قاضی الحاجات جناب مجیب الدعوات جلت نعمائہ و عظمت آلایہ عرض کردہ شد و بدرجہ قبولیت رسید

میں بندۂ عاجز ہوں تو مختار ہی یارب | میں عاصی و مذنب ہوں تو غفار ہی یارب
جنگل ہو کہ بستی ہو حضر ہو کہ سفر ہو | ہر وقت میں ہر جا تو مددگار ہی یارب
ہوتا نہیں اچھا تو کبھی مجھسے کوئی کام | موقوف ترے فضل پہ ہر کار ہی یارب
تو میرا طبیب اور تو ہے شافیِ مطلق | یہہ بندۂ عاجز ترا بیمار ہے یارب
تو شافیِ مطلق ہی میں طالب ہوں دوا کا | میں مضطر و مجبور تو مختار ہی یارب
دے اپنے شفاخانہ سے دارو مجھے جلدی | بندہ ترا امراض سے ناچار ہی یارب
اور قیدِ معاصی سے مجھے جلد رہا کر | عاصی یہہ گناہوں میں گرفتار ہی یارب
ہر درد و مرض سے مجھے اب جلد شفا دے | زائرؔ ترے محبوب کا بیمار ہی یارب

فرد

کھنچ گیا طول بہت اب مری بیماری کو | دے شفا جلد الٰہی تو اس آزاری کو

باب الباء الفارسیہ

دیں جو دربار میں حضرت ہمیں بار آپسے آپ
دلِ بیتاب کو حاصل ہو قرار آپسے آپ

شک نہیں نقشۂ عالم کا ہی اک نقش نگار
ورنہ کیونکر ہوئے یہہ نقش و نگار آپسے آپ

نکہتِ زلفِ نبی اسکا ہی باعث ہوتی
ورنہ آتی ہی کہاں فصلِ بہار آپسے آپ

آتشِ فرقتِ طیبہ سے ہے سینہ مملو
نہیں دل سے یہہ نکلتے ہیں شرار آپسے آپ

بادہ کبر سے جو مست ہیں اونکے آخر
سر سے نکلے گا یہہ اکروز خمار آپسے آپ

کیا مسخر ہیں بہ تقدیرِ عزیزِ علام
کر نہیں سکتے ہیں کچھ لیل و نہار آپسے آپ

تیغ کھینچی نہ پیمبر نے فقط ایما سے
ایک دو دو سے مخالف ہوئے چار آپسے آپ

کہے دیتی ہی کہ ہوں کاکلِ احمد کا طفیل
بوئی مشکِ ختن و چین و تتار آپسے آپ

اُسکے محبوب کا مداح ہی بیشک زائر
بخشدیگا تجھے حق روزِ شمار آپسے آپ

جسوقت نبی چاہتے تھے ہوں شجر چپ
رہ سکتا نہ تھا پھر تو کوئی سنگ و شجر چپ

دشت و جبل و سنگ و شجر بحر و بیاباں
دینے میں گواہی کے نہ تھی خشک نہ تر چپ

پڑھتے تھے وہ کلمہ نبی شمس نشیں کا
بے حکم پیمبر کے نہ ہوتے تھے مگر چپ

ذرہ سے بھی صحرائے مدینہ کے ذرا سا
دعوی نہ تقابل کا کرای شمس و قمر چپ

جو بات تھی ہماری وہ سب وحیِ خدا تھی
بے وحی کے رہتے تھے شہ جن و بشر چپ

لکھا ہی کہ جب آیتِ نجوی ہوئی نازل
صدقہ نہ دیا اور رہا ہر ایک بشر چپ

احمد سے سوالات کیے وسکے تصدق
حیدر نہ رہے ایسے بھی موقع پہ مگر چپ

اللہ نے انساں کو کیا نطق عنایت ۔۔۔ انسان ہی گویا ہے شجر اور حجر چپ

جب نعتِ نبی پڑھتا ہوں تب بلبلِ سدرہ ۔۔۔ سننے میں بڑے شوق سے رہتے ہیں مگر چپ

جسدم سے سنی نعتِ نبی میری زبانی سے ۔۔۔ بلبل تری نادم ہوئی اور اے گُلِ تر چپ

کرتے نہیں وہ لاف زنی جو کہ غنی ہیں ۔۔۔ دیکھا ہے کہ رہتے ہیں بہت اہلِ ہنر چپ

ریواڑی میں زائر کا یہ ہی حال کہ دائم
رہتا ہے وہ غمگین و حزیں شام و سحر چپ

باب التاء المثناۃ الفوقانیہ

واللہ ہے کیا خالقِ منّاں کی عنایت ۔۔۔ ہم پا نہیں سکتے ہیں اوس احسانکی نہایت

کیا کچھہ کہوں مولا دلِ نالاں کی حکایت ۔۔۔ کرتا ہے بہت اپنے یہہ حرماں کی شکایت

میں دل سے بیاں کرتا ہوں دل مجھسے ہے کہتا ۔۔۔ اندوہِ فراق و غمِ ہجراں کی روایت

کیا کچھہ کہوں مولا ہے فزوں حدِ بیاں سے ۔۔۔ ہے دل میں جو میرے غمِ پنہاں کی سرایت

اب جلد بلا لیجے زائر کو نجف میں ۔۔۔ کرتا ہے بہت دل غمِ ہجر انکی شکایت

فرمایا خدا نے ہے ولی سبطِ خاتم ۔۔۔ ہے اونکے لیے فخرِ رسولاں کی وصایت

جب پانی ہو یاد مری پیاس کو کرنا
زائر ہے یہہ ہمکو شہِ عطشاں کی ہدایت

باب الثاء المثلثہ

جو کچھہ خدا نے خلق کیا یہہ نہیں عبث ۔۔۔ فعلِ حکیم ہو کبھی ہو سکتا نہیں عبث

خالق نے خلق خلق کو اتقان سے کیا
نے آسمان عبث ہی نہ ہرگز زمیں عبث

اقوال نیچریہ و دہریہ ہیں غلط
کوئی بھی چیز خلق میں ہرگز نہیں عبث

دنیا میں منہمک ہیں جو مغرور و خود پرست
انکو بھی گماں ہے کہ ہی امر دیں عبث

نے حشر ہی نہ نشر ہی نے ہی جزا سزا
پابند دیں جو ہیں وہ ہیں کہتے یوہیں عبث

پابند شرع جو ہیں وہ پائیں گے مرتبے
جائیگا اتقا نہیں انکا کہیں عبث

پابند حکم ایزد و احمد جو لوگ ہیں
انکے عمل نہ جائیں گے زائر یوہیں عبث

باب الجیم العربی

روی تاباں پیمبر پہ ہے شیدا سورج
رخ احمد جو ہی خورشید تو حربا سورج

رخ انور کی چمک سے تو ہے چھپا سورج
پر کف پائے پیمبر سے ہے ملتا سورج

رخ پرنور نبی سے نہیں ملتا سورج
سنہ کو نعلین پیمبر سے ہے ملتا سورج

گر نہ کرتا یہ اطاعت تری شاہا سورج
پھر کہاں سے یہ ضیا ڈھونڈھ کے لاتا سورج

باب جبریل سے ہر صبح ہے آتا سورج
پہلے تا چوم لے پائے شہ والا سورج

ہمنے مانا تھا چمک میں ید موسیٰ سورج
پر ترے نقش کف پا کا ہے نقشہ سورج

گرچہ خورشید کی مانند تھا دست موسیٰ
پر ترے نقش کف پا کا ہے نقشہ سورج

قطعہ

قامت شاہ کا سایا نہیں پایا تھا مگر
سوچکر دیکھا تو حضرت کا ہے سایہ سورج

تو بہ بھولا میں ہے سایہ ترا عرش کا آیا — پا نہیں سکتا ہی سایہ کا بھی پایہ سورج

سایے کے عکس سے البتہ یہ ہی نور کا — عکس اسکا جو نہ پڑتا نہ چمکتا سورج

ہے طفیل آپکا یہ کوہ و در و دشت و دمن — بحر و بر ارض و سما ماہ و ثریا سورج

نور احمد کے تصدق سے بنی ہی ہر شے — وہ نہ ہوتے تو نہوتا کبھی اصلا سورج

تابع حکم نبی ہیں ملک و حور و جناں — انجم و ماہ و فلک عرش معلی سورج

اوسکو میں مہر نبوت کے مشابہ لکھدوں — اسکی رکھتا ہی بہت مجھسے تمنا سورج

باب جبریل سے تا اوسکو میں دیدوں تشبیہ — بن بن آتا ہے مرے سامنے کیا کیا سورج

سر اقدس کی تو دنیا میں نہیں مثل مگر — آپکے نقش کف پا کا ہی نقشا سورج

کہا احمد نے ہی شبیر سے تنویر قمر — حسن ہے تیرے حسن کے ہے چمکتا سورج

متواتر ہے کہ از بہر نماز حیدر — بعد چھپنے کے افق سے نکل آیا سورج

سایہ اوس صاحب بے سایہ کا ہوگا ہمپر — حشر میں دے ہی نہیں سکتا ہمیں ایذا سورج

چاندنی رات میں فرمایا مجھے یاد کرو — یا کہ جس روز میں ہو خوب چمکتا سورج

روضۂ پاک پیمبر کا یہ طائف ہو کر — رات دن رہتا ہی بس محو تجلی سورج

آپکی اونگلی سے دو ٹکڑے ہوا بدر منیر — اور وصی کے لیے مغرب سے پھر آیا سورج

تیرے احباب کو پہنچاتا ہی راحت دن بھر — تیرے اعدا پہ ہے اک اگ کا شعلہ سورج

رایت حمد کے ہم سایے میں ہونگے زائر — کس طرح حشر میں دیگا ہمیں ایذا سورج

در باب میلاد جناب رسول رب العباد صلی اللہ علیہ و آلہ الامجاد الی یوم التناد

کیوں نہ مسرور ہوویں ہم آج — شب میلاد صاحب معراج
آج پیدا ہوا وہ شاہ رُسُل — جو کہ پیغمبروں کا ہے تاج
آج پیدا ہوا وہ صاحب جود — حشر میں جسکے ہونگے سب محتاج
آج پیدا ہوا وہ دنیا میں — جسکا دونوں جہان میں ہے راج
آج پیدا ہوا طبیب قلوب — کر دیا جسنے کج دلوں کا علاج
آج پیدا ہوا وہ ہادی دیں — جسکی حق الیقین ہے منہاج
آج پیدا ہوا وہ شہ جسکا — ہر امیر و فقیر ہے محتاج
آج پیدا ہوا وہ تیر انداز — تودۂ کفر جسکا ہے آماج
آج پیدا ہوا وہ حاذق طب — معتدل جس سے ہے جہانکا مزاج
آج پیدا ہوا وہ نور خدا — جس سے روشن ہوئی ہے ہر شب داج
آج پیدا ہوا وہ شاہنشاہ — جسکو ہر شاہ نے دیا ہے خراج
آج پیدا ہوا وہ باعث خلق — جسکو لولاک کا ملا ہے تاج

دن خوشی کا ہے کم ہے اے زائر
جسقدر ہو ہمیں مسرت آج

دیگر

ہمکو نہیں کسی بھی تونگر کی احتیاج / پر ہے ہمیشہ رحمتِ داور کی احتیاج

کچھ شک نہیں کہ حشر کا اک دن ضرور ہے / اوس دن ہے سبکو شافعِ محشر کی احتیاج

اللہ ہی غنی اوسے حاجت نہیں کبھی / پر ہمکو ہے عبادتِ داور کی احتیاج

جو اچھے ہیں وہ اچھے ہیں خود اپنی ذات سے / ہرگز نہیں حسینوں کو زیور کی احتیاج

تحصیل اجر کیلیے ہم کرتے ہیں ثنا / ورنہ نہیں نبی کو ثناگر کی احتیاج

ق

از بہرِ دفعِ ظلمتِ شب جسطرح سے ہی / دن کو مدام اوس شہِ خاور کی احتیاج

تاریک تھا جہان جہالت سے سربسر / تھی سبکو ایک نیرِ اکبر کی احتیاج

چمکایا حق نے نورِ محمد سے کل جہان / سبکو تھی ایسی شمعِ منور کی احتیاج

یاں زندگی میں نزع میں برزخ میں حشر میں
زائر ہمیں ہے حیدرِ صفدر کی احتیاج

خالق نے جو حضرت کو بلایا شبِ معراج / بخشا اونھیں ہر رتبۂ اعلیٰ شبِ معراج

حاصل وہ ہوا قرب خدا کا شبِ معراج / قوسین تھا اک پایۂ ادنیٰ شبِ معراج

چوں بدر تھا روی شہِ والا شبِ معراج / اوس بدر کا یہ چاند تھا ہالہ شبِ معراج

ممتاز کیا سارے رسولوں میں اونھیں کو / کیا رتبہ اعلیٰ انھیں بخشا شبِ معراج

تھے جملہ ملک محوِ جمالِ شہِ عالم / محبوب کا تھا حسن دوبالا شبِ معراج

مہرِ رخِ حضرت کی جو ضو عکس فگن تھی / اجرامِ فلک تھے تہ و بالا شبِ معراج

گو پہلے بھی تو نورِ مجسّم تھے محمد / پر نور سراپا تھا سراپا شبِ معراج

یوسف کا یہ تھا حال کہ سکتے میں کھڑے تھے
دیکھا جو نبی کا رُخِ زیبا شبِ معراج

آداب بجا لائے بہت خوش ہوئے ملک
تھے منتظرِ شاہ مسیحا شبِ معراج

نبیوں کو تھی حضرت کی زیارت کی تمنا
پوری ہوئی اُن سب کی تمنا شبِ معراج

بلوا کے اُنھیں عرش پہ خلاقِ جہاں نے
ظاہر ہی کیا قربِ نبی کا شبِ معراج

پا سکتا ہے کوئی نہ کسی نے کبھی پایا
احمد کو دیا حق نے جو پایہ شبِ معراج

امت کی سفارش کی جنابِ احدی سے
پوری ہوئی ہر ایک تمنا شبِ معراج

اس امتِ مرحومہ کو کیا خوف ہے زائر
کر آئے سفارش شہِ والا شبِ معراج

دیگر

جب عرش پہ پہونچے شہِ والا شبِ معراج
رتبہ میں ہوا عرش دو بالا شبِ معراج

آیاتِ عجیبہ کو جو دیکھا شبِ معراج
کی سیر پیمبر نے ہی کیا کیا شبِ معراج

ہر امرِ اہم طے ہوا حقا شبِ معراج
پوری ہوئی ہر ایک تمنا شبِ معراج

فتراک کو پکڑے ہوئے تھے ساتھ نبی کے
پایہ یہ تھا جبریل نے پایا شبِ معراج

ممتاز کیا اپنے تقرب سے نبی کو
قوسین تھا اک پایۂ ادنیٰ شبِ معراج

پایہ یہ کسی اور نبی نے نہیں پایا
محبوب الٰہی نے جو پایا شبِ معراج

قطعہ در بابِ دفعِ دخلِ مقدر

اللہ تو ہے تحت میں اور فوق میں ہر جا
کیوں عرش پہ حضرت کو بلایا شبِ معراج

maablib.org

اظہار تھا محبوب کے رتبے کا جو منظور
بلوایا سرِ عرشِ معلّٰی شبِ معراج

تھی سیر جو منظورِ نظر خیرِ بشر کو
رضواں نے تھا جنت کو سنوارا شبِ معراج

جس دم کہ سنا آتے ہیں محبوبِ الٰہی
سر غرفوں سے حوروں نے نکالا شبِ معراج

جھک جاتے تھے قدسی پئے تعظیم ادب سے
جاتے تھے جہاں سیّدِ طٰہٰ شبِ معراج

فردوس کی کی سیر رسولِ دوسرا نے
اور کوثر و طوبےٰ کو بھی دیکھا شبِ معراج

قطعہ

موسیٰ نے سفارش کی جو حضرت سے ہماری
سرور نے شفاعت کی دوبارا شبِ معراج

تب پانچ نمازیں ہوئیں اک ماہ کے رونے
تخفیف کے درپے تھے جو موسیٰ شبِ معراج

گو نور سراپا تھا سراپائے محمدؐ
افزوں تھا مگر حسن سراپا شبِ معراج

محبوب نے جو کچھ کہ کہا بس وہی مانا
الطاف کیے حق نے یہ کیا کیا شبِ معراج

سدرہ سے جو آگے نہیں بڑھ سکتے تھے جبریلؑ
دربار میں حضرت ہی تھے تنہا شبِ معراج

تقریر جو کرتا تھا خدا ختمِ رسل سے
آوازِ علی آتی تھی گویا شبِ معراج

کر آئے محبوں کی سفارش شہِ والا
دربار میں تھا ذکر ہمارا شبِ معراج

وہ دستِ یداللہ تھا اللہ نے زائر
کاندھے پہ پیمبر کے جو رکھا شبِ معراج

دیگر

اللہ سے احمد ہوئے واصل شبِ معراج
کیا قرب نبی کو ہوا حاصل شبِ معراج

کیا وصل ہوا عاشق و معشوق میں باہم
باقی نہ تھی کوئی حدِ فاصل شبِ معراج

ادنیٰ سی ہے یہ بات کہ ادنےٰ سے ہی ظاہر
پردہ بھی نہ تھا بیچ میں حائل شبِ معراج

تقریر تھی اللہ کی لہجہ میں علی کے
گویا شہِ مردان بھی تھے شامل شبِ معراج

جس شے کی تمنا کی رسولِ عربی نے
ہر ایک تمنا ہوئی حاصل شبِ معراج

فردوس میں حاضر ہوئی پیشِ شہِ ابرار
جس شے پہ طبیعت ہوئی مائل شبِ معراج

تو رخِ احمد کی جو ضو عکس فگن تھی
ہر ذرہ ہوا تھا مہِ کامل شبِ معراج

وہ کونسا تھا رتبہ اعلےٰ کہ نہ پایا (جونؔ)
ہر فضل کے احمد ہوئے قابل شبِ معراج

خالق کی عنایت سے رسولِ دوسرا کی
نبیوں کو زیارت ہوئی حاصل شبِ معراج

کچھ نہیں زائر کرے بخششِ اُمت
اللہ سے احمد ہوئے سائل شبِ معراج

دیگر

عرشِ اعظم پہ ہوا ہر پیمبر معراج
دوشِ احمد پہ تھا چڑھنا پئے حیدر معراج

جو کہ معراج کے منکر ہیں وہ احمق ہیں کمال
یہ نہیں ہو سکتی ہے قدرتِ داور معراج

قدرتِ قادرِ مختار کے وہ منکر ہیں
جو نہیں مانتے ہیں ہر پیمبر معراج

گرچہ معراج بڑا ایک ہے لیکن چھوٹے
اور بھی ہیں شہِ ابرار کے اکثر معراج

اُمّ ہانی کے گئے گھر سے جو سردارِ رسل
یہی جسمانی ہے اور سب سے ہی بڑھ کر معراج

جسمِ اطہر سے گئے عرشِ علیٰ پہ رسول
نہیں اشکال کہ ہے قدرتِ داور معراج

راہِ باری میں فدا ہو کی ہوا ہی حاصل — سرِ شبیر کو نیزہ کی انی پر معراج
بابی انت و امی شہِ والا تمکو — سختیاں جھیل کے آیا ہی میسر معراج
جو غلامانِ علی ابنِ ابی طالب ہیں — واسطے اونکے نمازیں ہیں مقرر معراج

ہم ہیں مشغولِ ثنای شہِ والا ہر دم
ہم کو ہوتا ہی اسیطرح میسر معراج

باب جیم فارسی

اہلِ دنیا یہہ سمجھتے ہیں کہ ہی عقبیٰ ہیچ — اہلِ دیں کو ہی یقیں اسکا کہ ہی دنیا ہیچ
ہیچ کیو اسطے ہیچ کہا اتنے ہی ہیچ — شک نہیں اسمیں کہ ہی دنیا و مافیہا ہیچ
جو نظر آتا ہے دنیا میں وہ ہے سب ہیچ ہی یہہ — ہیچ سے دل کا لگانا ہی دلا حقا ہیچ
ہیچ اگر دل بھی گیا ہیچ پہ کیا خوش ہونا — ہیچ اگر فوت ہوا غم بھی تو ہی اسکا ہیچ
جو کہ ہاتھ آئے نہ مسرور ہوا وے میرا دل — اور نہ مغموم ہو فائت پہ ہیں کل اشیا ہیچ

اسمیں کچھ شک نہیں ہر شے کو فنا ہی زائر
ماسوی اللہ ہی جو چیز وہ ہر حقا ہیچ

باب الحاء المہملہ

ہو جو سیراب تری شربتِ دیدار سے روح — یا نبی پائے شفا میری ہر آزار سے روح
عشق رکھتی ہے بہت احمدِ مختار سے روح — پائیگی لطف نہ کیوں خلد کی گلزار سے روح
جبتلک ہو نہ مشرف تری دیدار سے روح — یا نبی نکلیگی ہرگز نہ تنِ زار سے روح

پاک وہ مجھکو ملی ایزدِ غفار سے روح
ربط رکھتی ہی بہت عترتِ اطہار سے روح

روح و ریحان میں راحت سے ملی راحِ جناں
یا ادھر نکلی ہمارے تنِ بیمار سے روح

پاک بندے ہیں جو اللہ کے اونپر ہی فدا
کیا ملی پاک ہمیں ایزدِ غفار سے روح

شکر صد شکر دیا حق نے شرف یہ ہمکو
رکھتی ہی خوب تعلق مری اخیار سے روح

حملہ کفار سے ہیں ایزدِ واحد ناراض
کیوں نہ بیزار رہو پھر اپنی بھی اشرار سے روح

سنکے احوال قیامت کی ہی زہرہ پانی
کانپے کیونکر نہ بھلا حشر کے آثار سے روح

ذوالفقارِ اسد اللہ تو کھنچتے کھنچتے
رو نمائی میں بھی لے لیتی تھی دو چار سی روح

نوکِ خارِ رہِ طیبہ کے ہیں تلوی مشتاق
متنفر ہے بہت نزہتِ گلزار سے روح

پہلے اُن سے بھی یہاں وعدہ جنت لونگا
ملک الموت کو تب دونگا میں اقرار سی روح

زائر آئیں گے نہ جبتک کہ نبی و حیدر
نہیں نکلیگی ہماری بھی تنِ زار سی روح

باب الخاء

اصل اخلاق تواضع ہی سب اوسکی ہیں شاخ
کوئی رتبہ نہیں پا سکتا ہی مرد گستاخ

عقل انسان کے سر میں ہو نہ گو ہو سر پہ
تاج و دستار و عمامہ و کلاہِ پاپاخ

یاں جو ڈالیگا نظر سوی حرام اوسکی وہاں
پھیر دینگے آنکھوں میں جلتی ہوئی لوہے کی سلاخ

اصل طوبیٰ تو نبی اور علی کے گھر ہے
لیک ہر مومنِ دیندار کے گھر اوسکی ہی شاخ

صاحب العصر کی ذات ہم نے زیارت کی تھی
کس طرح یاد نہ ہم رکھیں ہدینے کا سناخ

شجرۂ طیبہ کی جڑ ہیں نبی و حیدرؑ
فاطمہ پھول ہیں سبطین ہیں پھل مومن شاخ

التجا ہی یہی زائر کی کہ ای رب کریم
اب دوبارہ مجھے دکھلا دی مدینے کا شاخ

باب الدال المہملہ

طوبےٰ اسے ہی بڑھکر قدِ دلجوی محمدؐ
خورشید سے روشن رخِ نیکوی محمدؐ

ایمانؑ کی محراب ہے ابروی محمدؐ
اور کعبۂ اسلام ہیں گیسوی محمدؐ

کس شوق سے مائل ہے نبیؐ کی طرف کو
سو جانؑ سے ہی جذبۂ دل سوی محمدؐ

والشمس کی توضیح ہے پیشانی سرورؐ
واللیل کی تفسیر ہی گیسوی محمدؐ

وہ حق کا کلام اور یہہ اللہ کا ہے نور
قرآنؑ ہے مومن کیلیے روی محمدؐ

قرآنؑ میں مدّاح ہے خود حضرتِ باری
اللہ رے کیا خلق تھا کیا خوی محمدؐ

سرو چمنِ قدرتِ خلّاقِ دو عالم
عالم میں ہوا قامتِ دلجوی محمدؐ

جس کوچے سے گذرا وہ گلِ باغِ نبوت
پھیروں رہی اوس کوچہ میں خوشبوی محمدؐ

ہاتھہ آیا ہے حیدرؑ کو عجب رتبۂ عالی
ہیں دستِ خدا قوتِ بازوی محمدؐ

ہر وقت دل و جاں سے رہے حامی و ناصر
تھے شاہِ نجف قوتِ بازوی محمدؐ

چل زائرِ احمدؐ درِ احمدؐ پہ دوبارہ
حقا کہ ہے فردوسِ بریں کوی محمدؐ

دیگر

اللہ کی سرکار میں مختار ہیں احمدؐ | انسواسطے موسوم بہ مختار ہیں احمدؐ
کس رتبۂ اعلیٰ کے سزاوار ہیں احمدؐ | کونین کے مختار ہیں سردار ہیں احمدؐ
کیا حسن ہی اس حسنِ خداداد کے صدقے | جس حسن سے اللہ کے دلدار ہیں احمدؐ
العظمۃ للہ ہے کیا شانِ نبیؐ کی | اللہ کے ہاں رونقِ دربار ہیں احمدؐ
کیا دخل ہے غیر انکو حبیب او محب ہیں | خالق کے امین محرمِ اسرار ہیں احمدؐ
یوں مژدۂ جانبخش مسیحا نے دیا تھا | اب بعد مری آنیکو تیار ہیں احمدؐ
کیا مرتبہ خالق نے پیمبر کو دیا ہی | واللہ کہ کل خلق کے سردار ہیں احمدؐ
جز رتبۂ خالق کہوں جو کچھ وہ بجا ہے | ہر مدح و ستایش کی سزاوار ہیں احمدؐ

قطعہ

موسیٰ ہی تو جنگل میں اوتروایا ہی جوتا | پر دیکھو کس رتبے کے حقدار ہیں احمدؐ
نعلین کو پہنے ہوئے ہیں عرش پہ پہنچے | حقا کہ عجب صاحبِ مقدار ہیں احمدؐ
جسطرح علی دشمنِ احمد سے ہیں ناخوش | اعدای علی سے یوہیں بیزار ہیں احمدؐ
مولای جہاں بعد پیمبر کے علی ہیں | مالک ہیں وہ جسطرح سے مختار ہیں احمدؐ
کیا جنس ہے اشکِ غمِ شاہنشہِ مظلوم | جس جنس کے محشر میں خریدار ہیں احمدؐ

ای زائرِ احمد تجھے بخشائینگے حق سے
اللہ کی سرکار میں مختار ہیں احمدؐ

دیگر

بالائی

خود خالقِ عالم ہوا شیدائی محمدؐ / ای صلِّ علیٰ حسن سراپای محمدؐ

کیا جان ہی جسکو ہی تولای محمدؐ / کیا دل ہے مبارک جو ہے شیدائی محمدؐ

سوچو تو بھلا حسنِ سراپای محمدؐ / ہی قادرِ مختار بھی شیدای محمدؐ

ہی چاند سے روشن رخِ زیبای محمدؐ / طوبےٰ سے ہی برتر قدِ رعنای محمدؐ

عرفانِ الٰہی ہی محمدؐ ہی کو حاصل / ہی ایزدِ دانا ہی شناسای محمدؐ

اللہ کا منکر ہے جو منکر ہے نبی کا / ہی حبِّ خدا عین تولای محمدؐ

یہہ موجبِ عزت پے ہر شاہ و گدا ہے / سر پر جو ہی نقشِ کفِ پای محمدؐ

یہہ خالقِ کونین کے محبوب ہیں حقا / کیونکر ہو بھلا پھر کوئی ہمتای محمدؐ

موسیٰ کی مناجات تو تھی طور پہ لیکن / اللہ رے ہی عرشِ بریں جای محمدؐ

آنکھوں کے لیے کحلِ جواہر سے ہی بہتر / ہاتھ آئے اگر خاکِ کفِ پای محمدؐ

سو جان سے زائر ہی فدا آلِ نبیؐ پر
سو دل سے ہوں میں والہ و شیدای محمدؐ

دیگر

ہے ایزدِ کریم کی ہمکو ثنا پسند / یا مدحتِ جنابِ رسولِ خدا پسند

ہے کذب و کبر خالقِ عالم کو ناپسند / صدق و فروتنی کو ہی کرتا خدا پسند

ازار بے دوا کے وہاں دور ہوتی ہیں / کیونکر نہ ہو مدینے کی آب و ہوا پسند

جن میں کہ دخل عجب و ریا کو ذرا نہیں / ایسی عبادتوں کو ہی کرتا خدا پسند

مداح کو بہشت میں گھر دیگا کردگار	کو لیں جو ایک بیت بھی خیرالوریٰ پسند
کیسی ہی گو عبادتِ باری کرے بشر	بے حبِ اہلِ بیت ہے خالق کو نا پسند
اے چشم رو حسین کے ماتم میں رات دن	کرتا ہے اس بکا کو بہت کبریا پسند
نعتِ رسولِ پاک عبادت ہماری ہے	مداحِ مصطفےٰ کو ہے کرتا خدا پسند

سنت کریں مسیح کی زائر یہ کیا ضرور
نام نبی ہے ہمکو تو بہر شفا پسند

دیگر

ہے عرشِ معظم کا تارا محمد		خدا کو ہے خلقت میں پیارا محمد
قیامت کے دن اسمیں کچھ شک نہیں		ہے بس عاصیوں کا سہارا محمد
نبی نفسی نفسی مگر امتی		کہے گا فقط اک ہمارا محمد
تھی بخشش جو خلقت کی منظور رب		تو دنیا میں حق نے اوتارا محمد
قیامت تو کیا بلکہ ہر ہول میں		ہمیشہ ہے شافع ہمارا محمد
ذرا سے بھی رونیکو شبیر کے	ق	نہ کرتے تھے ہرگز گوارا محمد
اگر کربلا میں انھیں دیکھتے		تو کیا کرتے افسوس چارا محمد
ہمیں اپنا محبوب حق نے دیا		بنایا ہے شافع ہمارا محمد

نہیں حشر میں خوف کچھ ہمکو زائر
کہ ہے عاصیونکا سہارا محمد

maablib.org

آنکھوں میں نورِ احمد دل میں وِلای احمد
جاں ہی نثارِ احمد دل ہی فدای احمد

دوزخ سے عاصیوں کو جسدم بچای احمد
کل خلق سے نہ افزوں کیوں ہو بہای احمد

وردِ زباں ہے اپنے ہر دم ثنای احمد
سو جان سے ہمیشہ دل ہی فدای احمد

عرشِ بریں پہ جا کر کیں حق سے کسنے باتیں
یہہ رتبہ کس نے پایا دیکھو سوای احمد

اگمہ کی آنکھیں ہوویں روشن بس ایک پل میں
سرمہ کی جا لگائے گر خاکِ پای احمد

حاصل کسی نبی کو ایسا نہیں ہوا ہے
رتبہ ہوا تعین جو کچھہ برای احمد

مشتاق ہو نہیں یارب تیری کرم سی حاصل
دنیا و آخرت میں ہووی لقای احمد

پہلے پیمبروں کے اعجاز اب کہاں ہیں
قرآں ہی معجزہ پر اب تک برای احمد

مثلِ عطای باری ہی حصر غیر ممکن
بے انتہا ہی بیشک جود و عطای احمد

کچھہ شک نہیں کہ زائر دن حشر کے نہیں ہے
بہرِ عصاہ شافع کوئی سوای احمد

باب الذال المعجمہ

نہیں دائم کوئی کلام لذیذ
لیک قرآن ہی مدام لذیذ

جسکے پڑہنے میں ہے مزہ ہر بار
ہے وہ اللہ کا کلام لذیذ

پاتے ہیں سب زبان و دل لذت
کسقدر ہے علی کا نام لذیذ

ہی زبانِ خدا زبان علےؑ
کیوں نہو اُن کا پھر کلام لذیذ

داب تھا یہہ نبی و حیدر کا
کبھی کھاتے نہ تھے طعام لذیذ

ہیں علیؑ ولی ہمی خدا
کیوں نہ پھر اونکا ہووے نام لذیذ

شاہ تشنہ دہن تجھے زائر
دیں گے نہرِ لبن کے جام لذیذ

باب الراء المہملہ

بھٹکا جو کوئی دینِ پیمبر سے نکل کر
دوزخ میں گیا حجتِ داور سے نکل کر

آئے جو علی قلعۂ خیبر سے نکل کر
احمدؐ بھی بڑھے خیمۂ انور سے نکل کر

ظاہر ہوں جو شہ غیبتِ اکبر سے نکل کر
لبیک کہوں قبر کے اندر سے نکل کر

شمعِ رخِ محبوبِ الٰہی کو جو دیکھا
پروانہ بنا قلب مرا بر سے نکل کر

پر اپنے بچھاتے ہیں ملک پاؤں کے نیچے
طیبہ کو جو چلتا ہے بشر گھر سے نکل کر

اوس عقلِ نخستیں کے سراپا کو جو دیکھا
قرباں ہوئی ہر عقلِ رسا سر سے نکل کر

جس شخص نے تصدیق تھی کی خیر بشر کی
آیا طرفِ خیر ہے وہ شر سے نکل کر

رفعت ہی تو ہے کسر سے اور رفع سے ذل ہے
ایدل نہ کبھی نصب کو لے جر سے نکل کر

صد شکر کہ تصدیق جو کی تھی وہ نبھا دی
آئے تھے بلیٰ کہکے جو ہم ذر سے نکل کر

میں واصلِ حداتِ حسینؑ ابن علی ہوں
ای خالقِ عالم صفِ محشر سے نکل کر

قطعہ

کچھ شک نہیں اللہ کے افضال سے مہدی
جب آئیں گے یاں غیبتِ اکبر سے نکل کر

جبرئیل کی آواز پہ اک چشم زدن میں
مکہ میں پہنچ جائیں گے ہم گھر سے نکل کر

اللہ کا بندہ ہوں غلام آلِ نبی کا
کہدونگا یہہ زائر صفِ محشر سے نکل کر

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ

کر رحم مرے حال پہ اے کل کے مددگار — تو قادرِ مختار ہے میں عاجز و ناچار
تو راحم و غفّار ہے میں خاطی و مذنب — کر رحم مرے حال پہ اے راحم و غفّار
کر سکتے نہیں ہم ترے احسانوں کی گنتی — اور شکر ادا کر نہیں سکتے ترا ازنہار
جس عضو سے ہم شکر بجا لائیں الٰہی — ہے وہ بھی عطیہ ترا اے داورِ دادار
ناچار ہوں بیمار ہوں اے شافیِ مطلق — دے صحتِ کلی بحقِ احمدِ مختار
قوت میں بہت ضعف ہے اور ضعف میں قوت — امراض کی شدت ہے ہر اک عضو ہے بیکار
امراض پہ امراض ہیں اسقام پہ اسقام — اوجاع پہ اوجاع ہیں آزار پہ آزار
فرماتا ہے تو آپ کہ سائل کو نہ جھڑکو — میں بندہ سائل ہوں تو ہے قاضیِ اوطار
میں ہوں ترا مملوک تو ہے مالک و آقا — تو معطی و وہاب ہے میں سائل و نادار
یارب درِ مقصود سے دامن مرا بھر دے — خالی مجھے رو کیجو نہ اے ایزدِ غفّار

اس زائرِ احمد کے گناہوں کو مٹا دے
اور مجکو شفا بخش پئے عابدِ بیمار

دیگر

نالہ جو بڑھا سینۂ مضطر سے نکل کر — تا عرش گیا گنبدِ اخضر سے نکل کر

maablib.org

ہی کہفِ خلائق درِ سلطانِ مدینہ
ہرگز نہیں ہم جائیں گے اس در سے نکل کر

لطف آیا ہمیں نزہتِ فردوسِ بریں کا
جب باغِ مدینہ کو گئے گھر سے نکل کر

اوس نور کو دیکھا تو یہہ میرا دلِ دانا
بجونکی طرح لوٹ گیا بر سے نکل کر

جز سوی جہنم نہ ملا راستہ اوسکو
گرہ جو ہوا شرعِ منور سے نکل کر

زیرِ قدمِ زائرِ محبوب اتہے
ہیں بالِ ملک چلتا ہے جب گھر سے نکل کر

تم عاشقِ محبوبِ الٰہی ہو تو زائر
طیبہ کو چلو جلد بس اب گھر سے نکل کر

دیگر

خلد میں جبکہ چلیں شاہ لبِ جو ہو کر
خم ہو طوبے لیے تسلیم جو ابرو ہو کر

ہمسری کا جو کری زلفِ نبی سے دعوی
ہی خطا مشکِ ختن آپ صد آہو ہو کر

باغِ احمد کا وہ بلبل ہوں کہ مرکر بھی مدام
روح میری گلِ طیبہ میں رہے بو ہو کر

ہاتھ آیا ہی عجب رتبہ علیؑ کو واللہ
دستِ خالق ہوئے احمد کا وہ بازو ہو کر

گیا وفادار تھا سقای شہ تشنہ لباں
پیاسا کوثر کو گیا آہ لبِ جو ہو کر

مان لے ناصحِ مشفق کی نصیحت اے دل
گفتگو کیجو کسی سے نہ خفا تو ہو کر

آیا ہی خُلقِ محمد کی ثنا میں آیہ
بن نہ بدخُلق غلامِ شہِ خوشخو ہو کر

اُنس واجب ہی کہ انسان میں پایا جائے
آدمی ہو نہ درندہ کوئی بدخو ہو کر

آدمی کو ہی یہہ لازم کہ نہو فظّ غلیظ
زندگی تیر کری خلق میں خوشخو ہو کر

نہیں جائز ہے کبھی جزعِ غمِ دنیا میں
نہ بہا کر دلِ غمدیدہ تو آنسو ہو کر

لغو ہے آدمی جو تیز ہو تو آدمی ہوٹبیر
آدمی کو ہے یہہ لازم رہے یک سُو ہو کر

اشک آنکھوں سے جو ٹپکے غمِ سرور میں تو وہ
دُرِ خوش آب ملے ہیں ہیں آنسو ہو کر

یا الٰہی مجھے حاصل ہو نعیمِ دائم
رحم فرمائے رضامند اگر تو ہو کر

ابتو اس ملک سے ہجرت ہے ضروری دائم
ہاں مدینے کو چلو ہند سے یکسو ہو کر

باب الزاء المعجمہ

ہجرِ طیبہ نہیں اب ہمکو گوارا ہرگز
ہند میں جی نہیں لگتا ہے ہمارا ہرگز

رحم کر رحم تری ذات ہی راحم یا رب
جز تری ذات نہیں کوئی سہارا ہرگز

یا نبی جلد مدینے میں بلا لو ہمکو
جی نہیں ہند میں لگتا ہی ہمارا ہرگز

آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی ہند کو دیکھوں نہا
اوسکی صورت نظر آئے نہ دوبارا ہرگز

فرقتِ روضۂ احمد میں وہ رنجور ہوں میں
ہو نہیں سکتا ہی جس رنج کا چارا ہرگز

ہجرِ طیبہ میں یہہ دل جلتا ہی گو کہتے ہیں
قائم النار نہیں ہوتا ہی بارا ہرگز

بحر دنیا کے معاون ہیں جو دریا اونمیں
یمِ غم کا نظر آیا نہ کنارا ہرگز

نفسِ سرکش کو کیا رام جو تو نے زائر
دل کو اسطرح کسینے نہیں مارا ہرگز

دیگر

باب السین المہملہ

یوں ہیں نبی ہمارے پیمبر کے آس پاس — جیسے کہ تارے ہوں مہِ انور کی آس پاس
لکھا ہے کربلا میں کہ دن رات روتے ہیں — قدسی مزارِ سبطِ پیمبر کے آس پاس
بھر بھر کے جام ساقیِ کوثر پلائیں گے — ہم لوگ جبکہ پہونچیں گے کوثر کے آس پاس
گر مصطفےٰ و شیرِ خدا تک نہ پہونچیں گے — بیٹھیں گے ہم بلال کے قنبر کے آس پاس
محشر میں پھر مواخذہ ہم سے نہیں ہی کچھ — ہونگے جو دفن روضہ حیدر کے آس پاس
انصار گرد یوں تھے حسینِ شہید کے — پروانہ جیسے شمعِ منور کے آس پاس
ریحانِ مصطفےٰ کے تھے یوں گرد سب رفیق — جسطرح بلبلیں ہوں گلِ تر کے آس پاس

اب خاکِ شریف کو چل زائرِ رسول
تا دفن ہو تو روضۂ سرور کے آس پاس

باب الشین المعجمہ

جسم تک میرے نہ پہونچائے زبانہ آتش — یا الٰہی مجھے ہرگز نہ دکھانا آتش
گر نہ دنیا میں کوئی دشمنِ حیدر رہتا — خلق کرتا نہ کبھی ایزدِ دانا آتش
پیاس کیوقت ملیگی انھیں پیپ اور حمیم — نار میں ہوویگا کفار کا کھانا آتش

---

۱ فی مودۃ القربیٰ بسید علی ہمدانی فی المودۃ السادسۃ عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لو اجتمع الناس علی حبِ علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ النار۔ ترجمہ۔ کتاب مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے

تیری محکوم ہیں ای نائب احمد ہر چیز
آب و گل ارض و سما ریح و زبانہ آتش

اپنے محبوب کے زائر کو دی دوزخ سی نجات
یا الٰہی مجھے ہرگز نہ دکھانا آتش

باب الصاد المہملہ

پوچھا جاتا ہے وہاں پر تو عمل میں اخلاص
حبذا وہ کہ جو رکھتا ہی بغل میں اخلاص

اسمین کچھہ شک نہیں اعمال ہیں اوسکی مقبول
جو کہ رکھتا ہی ہر اک طرح عمل میں اخلاص

گر تکبر کیا یا آئی ریا تو غورگا
دور ہو جاتا ہی بس ایک ہی پل میں اخلاص

تا ابد اونکا ہی قائم نہیں کچھہ شک اسمیں
نیک بندی کہ جو رکھتے تھی ازل میں اخلاص

سیدھے سادی جو چلے جاؤ تو سب نیک ہیں کام
رہ نہیں سکتا تجربہ میں نہ بل میں اخلاص

نیک بندی وہی اللہ کے ہیں ای زائر
دائمار کھتے ہیں جو شخص عمل میں اخلاص

حضرت عمر رضؓ خطاب سے روایت کی ہی وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کہ اگر لوگ سب علی بن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتے تو خدا یتعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نکرتا۔ وایضاً۔ روی ابن شیرویہ الدیلمی فی کتابہ فردوس الاخبار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا اجتمع الناس علی حب علیؓ ما خلق اللہ النار۔ ترجمہ۔ ابن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اگر سب لوگ محبت علی پر جمع ہو جاتے تو خدا دوزخ کو پیدا نکرتا۔ اس حدیث کو اور بہت سے محدثین نے بھی اپنی کتب میں وارد کیا ہی۔ منہ

باب الضاد المعجمه

خواب میں پایا پیمبر کے جو دیدار کا فیض — قابل دید ہے اس طالع بیدار کا فیض
خلق ہوتے جو نہ احمد تو نہ ہوتا کوئی — اور نہ ہو سکتا عیاں خالق غفار کا فیض
ماہ و خور ابر و ہوا آب و غذا میوہ و گل — سب ہیں اشیا جز و کل سید ابرار کا فیض
اب جو مذنب نہیں دنیا میں معذب ہوتے — عام خلقت پہ یہ ہے احمد مختار کا فیض

سوچیں انصاف سے گر علم و عمل کو زائر
ساری خلقت پہ ہے یہ حیدر کرار کا فیض

باب الطاء المهمله

طور پر جو کہ درخشاں تھا قبس شمع نمط — دل میں جلوہ ہے اوسی نور کا بس شمع نمط
مرقد نور الٰہی ہے نہ کیوں روشن ہو — رات بھر روضۂ احمدؐ کا کلس شمع نمط
کیا ہی ایذا ہمیں فساق نے دی عشرہ میں — دل غمدیدہ جلا ایکی برس شمع نمط
صرصر کفر سے گل ہو گیا ایماں کا چراغ — روؤ ان راتوں میں شبیر پہ بس شمع نمط

قبر میں ہوگی نہ کچھ لیمپ کی حاجت زائر
داغ ہی ماتم شبیر کا بس شمع نمط

باب الظاء المعجمه

بیشک ہے بہت بڑا ہنر وعظ — زیبا عالم کو ہے مگر وعظ
واعظ جو نہ آپ متعظ ہو — کرتا نہیں اوسکا کچھ اثر وعظ

اب ان دنوں میں بہت ہیں یہ معلم — کرتے پھرتے ہیں در بدر وعظ
خود او نحو شعور کچھہ نہیں ہے — بیہودہ وہ کرتے ہیں مگر وعظ
رجماً بالغیب ہیں وہ اقوال — کرتا ہے جو مرد بے خبر وعظ
قرآن و حدیث کے مطابق — ق — واعظ تیری ہے یہہ اگر وعظ
تصدیق و قبول کے ہے قابل — بیشک ہوویگی پُر اثر وعظ
واعظ گر جھوٹ بک رہا ہے — ہرگز نہ سنو وہ کان دھر وعظ
دے دخل نہ کذب و افترا کو — جس وقت کرے کوئی بشر وعظ
ہو حال بھی قال کے موافق — بیشک کرتی ہی تو اثر وعظ

واعظ زائر سے سیکھہ لے تو
کرنی ہو تجھے کہیں اگر وعظ

باب العین المہملہ

واللہ تھی حسینؑ طریق نبی کی شمع — اعدا نے وہی بجھا وہ صراط سویٰ کی شمع
سوچا نہ اشقیا نی بجھانیکے وقت آہ — اکبر نبی کی شمع ہیں اصغر علی کی شمع
کیا حاجت چراغ لحد میں ہمیں کہ ہی — سینے میں داغ ماتم سبط نبی کی شمع
اعدا نے سرکشی سے یہہ طوفاں بپا کیا — جس سے بجھی وہ راہ خدا ہی قوی کی شمع

تاریکی لحد سے نہیں خوف کچھہ ہمیں
زائر ہے دل میں اپنے ولای علی کی شمع

باب الغین المعجمہ

ہوتا ہے ایتلاف سے پیدا بڑا فروغ	جن میں نہ اتحاد ہوا اون کو ہو کیا فروغ
دیتا ہے اتحاد کو اُن کے دلوں میں جا	جس قوم کو ہی کرتا عنایت خدا فروغ
باعث فروغ کا ہیں شہنشاہ انبیا	سارے جہاں کو ہوا انھیں سے ملا فروغ
تاریک تھا جہاں جہالت سے سربسر	نور نبی سے اسکو ہی حاصل ہوا فروغ
ماؤں کو اور بہنوں کو اور بیٹیونکو گو	جورو بناتے تھے تھا اسی طرز کا فروغ
کرتے تھے سب برہنہ زن و مرد طوف بیت	ایسی وقاحت اور جہالت کا تھا فروغ
اِن سب جہالتوں کو کیا دور شاہ نے	سارے جہانکو نور نبی نے دیا فروغ
سارے جہاں میں علم کے دریا بہا دیے	فیض نبی سے خلق نے پایا بڑا فروغ
سارا جہاں کر دیا روشن رسول نے	مہر رخ حضور نے بخشا ہے کیا فروغ
ہر ایک امر بد کو مٹایا جہان سے	جو جو کہ نیک امر تھے اونکو دیا فروغ
قتیسؔ بھی ہاں ہیں قائل کہ خلق نے	نور محمدی سے ہے پایا بڑا فروغ

نور محمدی سے ہی زائر کریم نے
سارے جہاں کو ہی عنایت کیا فروغ

باب الفاء

بلاشک ہی حق مصطفےٰ کی طرف	یہہ ہی راہ سیدھی خدا کی طرف
نہ بھٹکو چلو مصطفےٰ کی طرف	رہ مصطفےٰ ہے خدا کی طرف

رضای الٰہی جو مطلوب ہو — چلو مرقدِ مصطفےٰ کی طرف
گنہ پھر نہ سرزد کوئی ہم سے ہو — جو ہو وہیان روزِ جزا کی طرف
ہمیشہ بچیں ہم بُرے کام سے — تصور اگر ہو فنا کی طرف
ہوئی اوسکو تائیدِ حق شک نہیں — چلا جو کہ خیر الوری کی طرف

ہے زائر کو بچپن سے میلانِ دل
نبی اور علی کی ثنا کی طرف

باب القاف

نیک کاموں کی دے خدا توفیق — یا الٰہی ہو اب عطا توفیق
امرِ بد کو تو خود ہیں ہم کرتے — خیر ممکن نہیں بلا توفیق
ہم سے ہوتے ہیں تب امورِ خیر — جب عنایت کرے خدا توفیق
کربلا کو ابھی روانہ ہوں — بخشے ہمکو جو کبریا توفیق
کام بگڑے ہوئے سنور جائیں — یا الٰہی جو ہو عطا توفیق
تیرے ہی لطف سے ہیں بنتے کام — ہو نہیں سکتا کچھہ بلا توفیق

کربلا کے سفر کی یا اللہ
کر تو زائر کو اب عطا توفیق

باب الکاف

دیکھیں اب طالعِ رسا کبتک — ہمکو پہونچائے کربلا کب تک

ای فلک یہہ بھلا جفا کب تک
غدار مجھسے یہہ ہوفا کب تک

آہ ہے میری کیا قصور ہوا
ارے ظالم یہہ نارسا کب تک

شب غربت میں یوں کروں نالے
اور اسطرح سے بکا کب تک

ای فلک اب بتا کہ رکھے گا
دوستوں سے مجھے جدا کب تک

دیکھیں ریواڑی کے مصائب کو
میری قسمت میں ہی لکھا کب تک

قید سے اٹھکل کبد کے اب
دیکھیں ہوتے ہیں ہم رہا کب تک

پُر بلا ہے یہہ ہند بد کردار
دور ہوتی ہے یہہ بلا کب تک

ہند میں ہمکو ڈالے رکھیگا
دیکھیں یہہ بخت نارسا کب تک

دیکھیں دکھلاتی ہی ہمیں قسمت
روضۂ سبط مصطفے کب تک

بھر امداد زائر احمد
دیکھیں آتے ہیں مرتضے کب تک

جسکو کہے آپ ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک

کیا شان ہی اوسکی جلّ شانہ
رتبہ اوسکا ہی فوق ادراک

لاریب نبی وجود عالم
باعث ہی حبیب ایزد پاک

کرتا جو نہ خلق اونکو باری
ہوتا نہ سما نہ طبقۂ خاک

کیا سمجھے کوئی کہ مثل واجب
اونکی بھی ہی کنہ فوق ادراک

حامی دارین میں نبی ہیں
زائر کو نہیں ہی بیم اور باک

ایہ صحیح یعنی
نمبر اشارہ
سہوی
ملک نمبر ۱۲

دہرِ دوں پرور و غدار ہے اب برسرِ جنگ
یا نبی آیئے امداد کو کیجے نہ درنگ

دیکھ لو غور و تامل سے کہ یاقوت و گہر
ہو نہیں سکتے ہیں دندانِ نبی کے ہم سنگ

ہوتی ہے بابِ علومِ نبوی سے تائید
نعتِ محبوبِ الٰہی کا جو کیجے آہنگ

میری تحریر ہے تائیدِ محباں کرتی
میری تقریر ہے اعدا کے لیے تیرِ خدنگ

میرے اشعار ہیں مومن کیلیے شہد و شکر
میرے ہیں لفظ منافق کیلیے شلِ نہنگ

باغِ دنیا کی یہہ رونق ہے نبی کا صدقہ
اونکے باعث ہی گلِ دہر پہ ہیہ آب یہ رنگ

یا علی کیجیے امداد بہت حیراں ہوں
گردشِ دہرِ مخالف سے ہوا ہے دل تنگ

باب اللام

بحرِ الفت سے آشنا ہے دل
منبعِ چشمۂ حیا ہے دل

شک نہیں جو کہ بے ریا ہے دل
وہی مقبولِ کبریا ہے دل

نہ گرا اوسکو دیکھ اے ظالم
سوچ لے خانۂ خدا ہے دل

سارے اعضا ہیں مقتدی اسکے
جسمِ انساں میں مقتدا ہے دل

معدنِ جود و عدل و رافت و عقل
منبعِ فضل اور وفا ہے دل

جو کہ ہے اہلِ درد اوسکا دل
درد والونکی وہ دوا ہے دل

جو کہ مائل ہے سوئے حق بے شک
نورِ حق سے وہ پُر ضیا ہے دل

جو کہ رہتا ہے طالبِ مولا
دُرِ یکتا ہے بے بہا ہے دل

	شاہِ مظلوم کی مصیبت میں زائرہ آمادۂ بکا ہے دل	

فردِ کامل از کتابِ ہستی ہر جزو کُل	مطلعِ دیوانِ قدرت مقطعِ نظمِ رسُل
مصدرِ یٰسیں و طٰہٰ اوّلِ اسماءِ کُن	مرجعِ یُعطیک ربک ہادیِ خیر السُبُل
اوّلِ منظورِ انظارِ عنایاتِ خدا	نائبِ دارائیِ مطلق حاکمِ جملہ دُوَل
ناظمِ نظمِ جہاں کے ہیں مسدس کیلیے	آخرین مصرعہ برجستہ سلطانِ رُسُل
باغبانِ باغِ عالم کے چمن کی زیب ہیں	گلبنِ گلزارِ قدرت کیلیے شاداب گل
مالکِ روزِ جزا کے گھر کے یہ مختار ہیں	کل ائمہ محتاج ہیں اونکی اواخر و اول
اونکے صدقے سے بنے ہیں سب زمین و آسماں	دشت و در مُدن و قفار و باغ و راغ و خار و گُل
شکرِ حق رکھتے ہیں ہم اوس سے توسل جو کہ ہے	پیشوائے ماسوی اللہ مقتدائے جزو و کل

باب ب	طے کرینگے برق کی مانند زائر دیکھنا پیچھے پیچھے احمدِ مرسل کے ہم محشر کا پُل	المسیم

فرض ہے لائیں بجا شکرِ خدائے کریم	ہے وہ قریب و مجیب ہے وہ رؤف و رحیم
خالقِ کل کائنات رازقِ ہر ذی حیات	خالقِ حب و نوات عالم و دانا حکیم
ناظمِ نظمِ جہاں عالمِ ستر و عیاں	حاکمِ کون و مکاں حکم ہے جسکا قدیم
عادل و غفار ہے قادرِ مختار ہے	راحم و قہار ہے معطی و واہب کریم
واسع و وہاب ہے مغنی و وہب ہے	فاتحِ ابواب ہے غافرِ ذنبِ عظیم

فالقِ حب و نوا منزلِ ماءِ سما	مرسلِ ریح و ہوا موقدِ نارِ حریم
صانعِ مصنوع ہے خالقِ مخلوق ہے	رازقِ مرزوق ہے ناشرِ عظمِ رمیم
سالکِ مسلوک ہے مالکِ مملوک ہے	رازقِ صعلوک ہے فرح و الم کا قسیم
ہے وہ یگانہ صمد اوسکا نہ اب نے ولد	مالکِ ملکِ ابد داورِ حکمِ قدیم
فاطرِ ارض و سما مالکِ روزِ جزا	منعمِ شاہ و گدا افضل ہیں جسکے قویم
واحد و یکتا ہے وہ واہبِ اشیا وہ ہے	معطی و دانا ہے وہ فضل ہیں اوسکے عمیم
جاعلِ ظلمات و نور قاسمِ رنج و سرور	آمرِ شمس و بدور خالقِ صبح و صریم

قادرِ مطلق ہے وہ حاکمِ برحق ہے وہ
زائرا اوسکی بس ہے ذات رحیم و کریم

عرش پر پہونچے پیمبر کے قدم	دوشِ پیمبر پہ حیدر کے قدم
ابنِ حیدر پر شجاعت ختم ہے	کھیت سے سر کے نہ سرورکے قدم
چاہتا ہوں چوم لوں اوس خاک کو	ہوں جہاں شبیر و شبر کے قدم
سنگ پر نقشِ کفِ پا ہوتا تھا	دیکھو پتھر پر پیمبر کے قدم
حاضرِ دربارِ عالی ہو گئے ہیں	چوم لوں یارب پیمبر کے قدم

چاہتا ہوں ہوئے سر زائر کا واں
جس جگہہ پر ہوویں حیدر کے قدم

دیگر

دارین میں کل آپکے الطاف ہیں شہرہ یا سرورِ عالم
اب کیجیے مدد مجھکو مصائب نے ہے گھیرا یا سرورِ عالم

میں رنج و مصیبت میں پریشان ہوں مولا حیران ہوں مولا
امداد کو جلد آؤ میں قربان ہوں مولا یا سرورِ عالم

حقا کہ تمہیں فخرِ رسولانِ جہاں ہو سلطانِ زماں ہو
ہر شخص ہے دارین میں محتاج تمہارا یا سرورِ عالم

کرتا نہ تجھے خلق اگر ایزدِ دانا تو کچھ بھی نہ ہوتا
جو کچھ ہے یہ ہے سب کچھ ہے تری نور کا صدقہ یا سرورِ عالم

مقصود تھا بالذات ترا خلق خدا کو تو ارض و سما کو
بس تیرے لیے خالقِ عالم نے بنایا یا سرورِ عالم

وہ ماہ ہے تو خور ہے تری مہر سے روشن ورد ہے ہر گلشن
تو شاہ ہے اور سارا جہاں تیری رعایا یا سرورِ عالم

جو پہلے پیمبر تھے وہ نائب تھے تمہارے محکوم تھے سارے
اونچا تمہیں ہر طرح شرف حق نے ہے بخشا یا سرورِ عالم

للہ نظر کیجیے ادھر لطف و کرم سے تا چھوٹوں میں غم سے
امداد کرو عترتِ اطہار کا صدقہ یا سرورِ عالم

جلد آؤ مدد کیلیے اے فخرِ مسیحا بیمار ہوں آقا
ہے شدتِ امراض نے اب مجھکو ستایا یا سرورِ عالم

اللہ سے کہکر مجھے دلوائیے صحت ہے ضعف کی شدت
تکلیف و مصیبت میں ہے یہ زائر تمہارا یا سرورِ عالم

دامن نہ چھٹے ہاتھ سے بس آلِ عبا کا دارین میں مولا
ہر وقت مرے سر پہ رہے آپکا سایا یا سرورِ عالم

محروم نہ رکھیو مجھے اب لطف و عطا سے دلواؤ خدا سے
جس چیز کی رکھتا ہوں دل سے تمنا یا سرورِ عالم

اب ہند میں محزون و پریشان ہے زائر حیراں ہے زائر
کیجیے درِ دولت پہ طلب مجھکو دوبارا یا سرورِ عالم

باب النون

عندلیبِ چمنِ مدحِ پیمبر ہوں میں
طوطیِ سدرہ کا اسواسطے ہمسر ہوں میں

عاشقِ روی جنابِ علی اکبر ہوں میں
شائقِ رویتِ تصویرِ پیمبر ہوں میں

مرحب آیا جو مقابل تو کہا مولا نے	قتل جو تجھکو کریگا وہی حیدر ہوں میں
کہتے تھے سبط نبی کرتے ہو کیوں قتل مجھے	باغیو باغ نبوت کا گل تر ہوں میں
جان کر قتل مجھے کرتے ہو یا ہو انجان	جان لو جان لو بس جان پیمبر ہوں میں
پوچھ لو جا کے کسی سے کہ بقول احمدؐ	اہل جنت کے لیے سید و سرور ہوں میں
کوفیو پانی دو مہمان تمہارا ہوں میں	ظالمو رحم کرو سبط پیمبر ہوں میں
پیاس سے روز قیامت کی ڈرو پانی دو	سچ لو تم پسر ساقی کوثر ہوں میں
ساری مخلوق پہ ہے میری اطاعت واجب	جان زہرا ہوں میں لخت دل حیدر ہوں میں
گو یہاں تین شب و روز سے میں پیاسا ہوں	روز محشر کو مگر مالک کوثر ہوں میں

کیوں نہ جاگیر میں زائر کو ملے خلد بریں
عندلیب چمن مدح پیمبر ہوں میں

دیگر

تصدیق کبریا و نبی ہے جہان میں	ملو ولی حق کی ولایت ہے جان میں
اشعار اپنے پر ہیں ثنای رسول سے	آل نبی کی مدح ہے اپنے بیان میں
آنکھوں نے جو نہ دیکھے نہ کانوں نے ہوں سنے	پائیں گے فضل حق سے وہ رتبے جنان میں
ملنے سے دور ہوتے تھے اسقام مزمنہ	تھا لطف یہ نبی کے لعاب دہان میں
جوں ذوالفقار تیغوں میں کوئی نہیں ہے تیغ	مثل علی جوان نہیں ہے جہان میں
حق نے کیا ہے وعدہ تمکیں جو نور میں	آیا ہے خاص آیہ وہ مہدی کی شان میں

نعت نبی و آلِ نبی سے ہے ہمکو کام   جبتک ہے جان جسد میں طلاقت لسان میں
شاعر ہمیشہ بولتے ہیں جھوٹ شعر میں   کہتے ہیں وہ زبان سے نہیں جو جنان میں

زائرِ نبی و آلِ نبی کا ہے مدح گو
شاعر نہیں کہ فرق ہو قلب و لسان میں

دیگر

زمیں روشن زماں روشن مکیں روشن مکاں روشن   ہوئے خورشید روی مصطفے سے دو جہاں روشن
تھا نورِ معرفت سے صدرِ سلطانِ زماں روشن   وہ دل روشن بیاں روشن دہاں روشن زباں روشن
نہیں نسبت ہی اجرامِ سماوی کو ذرا اون سے   یہ وہ خورشید ہے شبہِ رخِ احمد کہاں روشن
بجز سنگ و ثری کیا خاک کھا اس سرا میں تھا   یہہ بس مہرِ نبوت ہے ہوا ہی خاکداں روشن
بھرا تھا ظلمت اور کانٹوں سے سارا گلشنِ فانی   گل باغِ نبوت سے ہوا یہہ گلستاں روشن

نہیں مرقد کی تاریکی سے اندیشہ ہمیں زائر
ہے سینے میں غمِ دل داغِ شہِ تشنہ لباں روشن

دیگر

غل ہے معراج کی شب شاہِ امم آتے ہیں   عرش پر احمدِ مرسل کے قدم آتے ہیں
ملاءِ اعلا میں یہہ ہے شور کہ سردارِ رسل   بہرِ معراج بصد جاہ و حشم آتے ہیں
پیشوائی کے لیئے بڑھتے ہیں سکانِ سما   جس فلک پر کہ شہنشاہِ امم آتے ہیں
حوریں ہاتھوں میں لیے بہرِ نثار عنبرِ خلد   دوڑی آتی ہیں جہاں شہ کے قدم آتے ہیں

maablib.org

ایک سے دوسرا کہتا ہی ملک خوش ہو کر — لو مبارک ہو کہ سلطانِ اُمَم آتے ہیں
ہمکو اوس شاہِ دوعالم کی زیارت ہوگی — اب کوئی دم میں وہ ذی جود و کرم آتے ہیں

دور سے دیں گے لحد میں یہ ندا شیرِ خدا
ہاں نہ گھبرائیو زائر ابھی ہم آتے ہیں

دیگر

نزدِ خدا جو مرتبے خیر الورے کے ہیں — نے وہ ملائکہ کے ہیں نے انبیا کے ہیں
لاریب مصطفےٰ ہیں رسولوں کے بادشاہ — خادم ملک جنابِ رسولِ خدا کے ہیں
پوچھیں گے قبر میں جو فرشتے کہیں گے ہم — بندے خدا کے امتی خیر الورٰی کے ہیں
اسلام اپنا دین ہی قرآں کتاب ہے — سو جان سے ہم غلام شہِ قل کفیٰ کے ہیں
فائز ہیں دوستانِ علیؑ ولی تمام — صد شکر ہم غلام ولیِ خدا کے ہیں
فضلِ خدا سے پائیں گے رتبے وہ ہم تمام — جو جو عظیم مرتبے اہلِ ولا کے ہیں
جنکو دیا مقامِ شفاعت کریم نے — راجی ہم اونسے بخشش و لطف و عطا کے ہیں

زائر نہیں ہے خوف ہمیں روزِ حشر کا
امت میں ہم تو شافعِ روزِ جزا کے ہیں

باب الواو

الٰہی جیسے ہم پاتے ہیں تیری جودِ شامل کو — عنایت کر ہمیں اوسطرح اپنی لطفِ کامل کو
الٰہی کر ہمارے دل میں مستحکم فضائل کو — ہمیشہ دور رکھہ ہم سے آثم اور رزائل کو

نہیں خائب تو رد کرتا ہی یارب اپنے سائل کو / میں سائل ہوں الٰہی اپنی الفت دے مری دل کو

تری درگاہ سے ہو یاس کیونکر پھر مرے دل کو / نہیں خیبت کبھی ہوتی الٰہی تیرے سائل کو

ہے انسانکے لیے واجب کرے حاصل فضائل کو / پھٹکنے دے نہ پاس اپنے کبھی ہرگز رذائل کو

نہایت بیخبر وہ ہی سمجھے جو مفضول فاضل کو / کبھی ترجیح ہوسکتی نہیں عالم پہ جاہل کو

دوئی مثل اپنے کی محبوب میں بھی اونے نہ جانا / نہ خالق نے بنایا احمدؐ مختار کے ظل کو

ہے روئے پر ضیائے مصطفےٰ سے مہر شرمندہ / کہاں نسبت نبی کی ناصیہ سے ماہ کامل کو

شرائط سے اگر انساں پڑھے کلمہ محمدؐ کا / جہنم سے یقیناً ہی اماں کلمہ کے قائل کو

تعجب ہے جو منکر ہیں خدا کے کیسے احمق ہیں / نہیں پہچانتے مجہول ہوکر اپنے جاعل کو

علیؑ ہیں ساقیِ کوثر سخاوت ختم ہے اونپر / کہاں پاسکتا ہے دریا بھی اونکے فیض کامل کو

سماحت اسکو کہتے ہیں مروت نام ہی اسکا / علیؑ نے پہلے بھیجا جام شربت اپنے قاتل کو

کرم ہی نام اسکا اور سخاوت اسکو کہتے ہیں / علیؑ نے دی قطار اونٹونکی اک روٹی کی سائل کو

قطعہ

علیؑ و فاطمہؑ دو بحر آپس میں ملاقی ہیں / سمجھہ لو احمدِ مختار اونمیں حدِ فاصل کو

حسنؑ ہیں لولوِ رخشاں حسینؑ ابن علیؑ مرجاں / ثنائے پنجتن مقصود ہے دادارِ عادل کو

maablib.org

قولہ تعالیٰ۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۔ سعید بن جبیرؓ اور سفیان ثوریؒ سے روایت ہی کہ دو دریا علیؑ اور فاطمہ ہیں اور برزخ سے مراد محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور لولو و مرجان حسنؑ اور حسینؑ ہیں

مجھے توفیق دے ایسی کہ عصیاں سے بچوں یارب ۔ امورِ نیک کی جانب تو مائل کر مری دل کو

مضامیں جو بیاں کرتا ہی زائر شکستہ تیرا
ہی ایقاظ ائمّہ نائم کا تو ہی تنبیہہ غافل کو

دیگر

کیا فکر ہے مدّاحِ شہنشاہِ زمن کو ۔ ہم پائیں گے اک بیت پہ جنت کے چمن کو
نسبت نہیں ہو سکتی ہی گلشن سے وطن کو ۔ تشبیہہ نہ دو خلد سے حضرت کے چمن کو
محبوب پہ کیا لطف و عنایت کی نظر ہی ۔ کل خلق کا سردار کیا شاہِ زمن کو
واں سروِ خیابانِ رسالت ہی کی قامت ۔ آراستہ حق نے کیا دنیا کے چمن کو
نسبت لب و دندانِ رسولِ مدنی سے ۔ نے لعلِ بدخشاں کو ہی نے دُرِّ عدن کو
زیبِ چمنِ قدرتِ باری ہیں محمدؐ ۔ تشبیہہ نہ دو خلد سے حضرت کے چمن کو
مظلومیِ شبیرؑ پہ روتے ہیں احمدؐ ۔ جب دیکھتے ہیں سیدِ آوارہ وطن کو
گہ چومتے تھے حلق کبھی لب کبھی سینہ ۔ کرتے تھے بہت پیار شہِ تشنہ دہن کو

قطعہ

جدّ و پدر و ماں کی طرف سے جو فضیلت ۔ اللہ نے بخشی ہے حسینؑ اور حسنؑ کو

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور بعض روایات میں یہ بھی وارد ہے کہ وَلَہُ الْجَوَارِ
الْمُنْشَآتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ سے مراد باقی ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم
اجمعین ہیں۔ منہ ۱۲

مخلوق میں وہ فضل کسی نے نہیں پایا | مجتباہی جو سلطینِ شہنشاہِ زمن کو
ہم پائیں گے صدقے سے شہِ تشنہ دہن کے | جا گیر میں تسنیم کو اور نہرِ لبن کو

زائر ہے خطا نکہتِ زلفینِ نبی سے
تشبیہہ جو دیں مشکِ خطا اور ختن کو

باب الہاء

مجھے ہی ہجر کا آزار یا رسول اللہ | پلاؤ شربتِ دیدار یا رسول اللہ
حضور کا ہوں میں بیمار یا رسول اللہ | دکھاؤ جلوہ دیدار یا رسول اللہ
دوبارہ روضۂ اقدس مجھے دکھا دیجے | ہوا ہوں ہند سے بیزار یا رسول اللہ
ہمیشہ قعرِ سقر میں عذاب ہو گا اوسی | جو آپکا کرے انکار یا رسول اللہ
حضور ہی کی شفاعت سے ہی امیدِ نجات | اگرچہ ہوں میں گنہگار یا رسول اللہ
دلائیے مجھے جلدی مقاصدِ دارین | سخی ہے آپکی سرکار یا رسول اللہ
نہ غم ہو مجکو کوئی بحرِ دین و دنیا میں | جہاز میرا کرو پار یا رسول اللہ
یقین ہے مرے دل کو کہ دو نو عالم میں | میں دیکھوں آپکا دربار یا رسول اللہ
مرے عدو جو ہیں وہ آپکے بھی دشمن ہیں[ل] | مرے عدو کو کرو خوار یا رسول اللہ

یہہ آرزوئی دلی ہے کہ خلدِ اعلیٰ میں
یہہ زائر آپکا ہو جار یا رسول اللہ

ہاں کوئی نہیں خالقِ اکبر سے زیادہ | بعد اسکے نہیں کوئی پیمبر سے زیادہ

ل یعنی جو دشمن رسول ہیں وہ اہل ایمان نہیں ہیں اور نہیں ہیں کسی کا دشمن رسول ۱۲

خالق کے سوا رفعت و عظمت میں کوئی شے — محبوب الٰہی کے نہیں سر سے زیادہ

رخسار ہیں گل گلبنِ قدرت کے چمن کے — خوشبو ہے پسینے کی گلِ تر سے زیادہ

چوں مہرِ درخشاں ہے رخِ پاک نبیؐ کا — ماتھا ہے منور مہِ انور سے زیادہ

عنابِ جناں لب ہیں و یا دانۂ رماں — سیراب ذقن چشمۂ کوثر سے زیادہ

ہیں ابروی پیوستہ کماں تیر مژہ کی — کافر کے لیے نشتر و خنجر سے زیادہ

گرمی میں جو چلتے تھے تو سر پر شہ دیں کے — ابر آتا تھا شمسۂ پُرزر سے زیادہ

سایہ تو کسی وقت نہ پڑتا تھا بدن کا — وہ جسم تھا ہر جرم منور سے زیادہ

گو بیٹھتے تھے آپ زمیں پر شہ ابرار — پُر رعب تھا ہر شاہ و تونگر سے زیادہ

قد گو متوسط تھا پہ جو آئے مقابل — اونچا نہیں ہو سکتا تھا سرور سے زیادہ

الہام سے پُر سینۂ پُر نورِ نبیؐ تھا — تھے علم میں ہر ایک پیمبر سے زیادہ

تقریر تھی اعجاز زباں وحیِ خدا تھی — اخلاق تھے ہر خاصۂ داور سے زیادہ

دندانِ کشادہ تھے وہ براق نبیؐ کے — جو نور میں تھے اختر و گوہر سے زیادہ

ساعد تھے طویل اور کفِ دست کشادہ — وس انگلیاں دس شمعِ منبر سے زیادہ

اللہ کے پیاروں میں نہیں کوئی ہوا ہے — پیارا کوئی خالق کو پیمبر سے زیادہ

یا شاہِ رسل آپ کے در کا میں گدا ہوں — آقا نہیں در کوئی ترے در سے زیادہ

نذائر جو گدائی درِ سلطان رسل ہیں
رتبے میں ہیں جمشید و سکندر سے زیادہ

یا نبی کچھہ شک نہیں تم ہو رسولِ حق نبیہ
جو نہ مانے آپکو یا مصطفٰے وہ ہے سفیہ

یا ابا القاسم رسول اللہ یا مولا مرے
کیجئے میری شفاعت تم ہو عند اللہ وجیہ

کیجئے ہر کام میں مولا مجھے اب کامیاب
مغفرت ہو حشر میں رضوانِ باری نیز فیہ

کچھہ نہیں چھوڑا اے مولا شدتِ امراض نے
گھل گیا زائر کا جسم و عظم عصب و لحم و بیہ

اب نہیں طاقت رہی تدریس اور تعلیم کی
گھر میں بچوں اور روزی دی مجھے رزاق فیہ

باب الیاء

مقصود کبریا کا بس ذاتِ مصطفٰے ہے
عالم کو حق نے پیدا اونکے لیے کیا ہے

بے چوبہ یہہ فلک کا بے چوب جو بپا ہے
صدقے سے مصطفٰے کے اسکی پڑی بنا ہے

ہیں جان و دل ہمارے خلقِ نبی پہ قربان
جسکی ثنا میں آیہ قرآں میں آچکا ہے

نعتِ رسولِ باری کیا کوئی لکھہ سکیگا
سردار انبیا کا مداح خود خدا ہے

حق نے کہا کہ طاہا تو کر نہ یہہ مشقت
کیا کچھہ تھی وہ عبادت موقع یہہ غور کا ہے

جاں خاکِ پای احمد لب پر ثنای احمد
دل میں ولای احمد بیشک و بیریا ہے

حب حبیبِ باری ہے جان و تن میں ساری
زائر کے لب پہ جاری بس نعتِ مصطفٰے ہے

دیگر

تیرے محبوب کے دربار میں گر بار ملے
یا خدا نخلِ تمنا کا مجھے بار ملے

کل امم سے ہے سوا لطفِ خدا ہمپہ ہوا
شافعِ حشر ہمیں احمدِ مختار ملے

دوست ملتے ہیں بظاہر تو بہت دنیا میں / شاذ ہے پر جو کوئی حافظِ اسرار ملے
جسکی تعبیر ہے دیدارِ رسول اللہ ہو / یا خدا خواب میں وہ دولتِ بیدار ملے
جس سے ہو احمدِ مختار کا دیدار نصیب / یا خدا خواب میں وہ دولتِ بیدار ملے

خوف اہوال سے دارین کے کیا ہو زائر
ہیں مددگار ہمیں حیدرِ کرار ملے

دیگر

کیا ستائیگا یہ چرخِ ستم ایجاد مجھے / کیونکہ ہے پنجتن پاک کی امداد مجھے
پیروی مصحف و عترت کی ہے اصلِ ایماں / بس یہی احمدِ مرسل کا ہے ارشاد مجھے

قطعہ

شکر اور توبہ میں کسطرح کروں ای منعم / پیش آئی ہے عجب طرح کی روداد مجھے
تیرے احسان ہیں اتنے کہ نہیں انکا شمار / اسقدر ہیں مرے عصیاں کہ نہیں یاد مجھے

اب نہیں چاہتا ہے ہند میں رہنا زائر
یا نبی روضۂ انور پہ کرو یاد مجھے

کیا شکل کیا شمائل کیا نور کیا ضیا ہے / بندہ وہ ہی محمد حق جسکو چاہتا ہے
تیری ثنا جو کوئی لکھے مجال کیا ہے / مداح آپ تیرا قرآں میں خدا ہے
مثل آپ کا نہوگا نے ہے نہ بس ہوا ہے / یکتا وجودِ حضرت جوں ذاتِ کبریا ہے
تجھسا نہ کوئی پیدا ہوئیگا نے ہوا ہے / تو ای شہِ دو عالم سردارِ انبیا ہے

بعد از وجودِ واجب بس ہی وجود تیرا ممکن ہے تو ولیکن بے مثل چون خدا ہے
پایہ جو تو نے پایا سرکارِ ایزدی میں ہرگز کسیکو ایسا رتبہ نہیں ملا ہے
تجھکو ہے جو تقرب دربارِ کبریا میں مخلوق میں کسیکو ایسا نہیں ہوا ہے
ایجاد کا سبب ہے بیشک وجود تیرا سارا جہان سوا تیرے لیے بنا ہے
تجھکو نہ خلق کرتا گر حق تو کچھہ نہ ہوتا جو کچھہ یہ ہے وہ سب کچھہ تیرے لیے ہوا ہے
سرکارِ ایزدی میں تم ہو وزیرِ اعظم مختار اپنے گھر کا حق نے تجھیں کیا ہے
ممکن ہی تو ولیکن ہو لاشریک تو بھی خالق نے تیرا ثانی پیدا نہیں کیا ہے
سردارِ انبیا ہو محبوبِ کبریا ہو سلطانِ دوسرا ہو کیا فضل و مرتبہ ہے

زائر کو اب دوبارا کیجے طلب خدارا
فرقت نہیں گوارا دل یاں چھوٹ رہا ہے

احمدِ مرسل حبیبِ خالقِ کونین ہے شافعِ روزِ جزا اور حامیِ دارین ہے
کیوں ولا تجھکو بھلا پھر کیا غمِ دارین ہے تو غدای نامِ پاکِ سید الثقلین ہے
آستانِ مصطفےٰ ہی قبلہ گاہِ عاصیاں اہلِ ایماں کے لیے اوس آستاں پر چین ہے
ظلِ طوبےٰ صاحبِ بےسایہ کی الفت کا پھل وسطِ دوزخ میں عدو مشغولِ شور و شین ہے
خوف کیا ہے پھر گنہگارانِ امت کو بھلا شافعِ روزِ جزا جب سیدِ کونین ہے

احمدِ مرسل کا صدقہ سب ادا ہو جائیگا
تمکو اے زائر عبث دن رات فکرِ دین ہے

بھری ہے قلب میں میرے ہوا مدینی کی	دیگر	کمال بھاتی ہے ہی مجکو فضا مدینی کی
ہے نور نار و گل آب و ہوا مدینی کی		ہے خاک بھی تو دُرِ بے بہا مدینی کی
ہے دفن اسمیں جو ہی وجہ خلقِ ہر موجود		تو کیوں زمیں نہ ہو عرشِ علا مدینی کی
نہیں ہے ہوش مجھے جوشِ عشقِ احمد میں		سنگھا دو لخلخہ میں گل ذرا مدینی کی
پلا دو خاتمِ خاتم کے چاہ کا پانی		یہ بخشے آبِ شفا انتہا مدینی کی
ہزار میوۂ جنت سے مجکو ہے بہتر		کہلا دو برنی و شلبی ذرا مدینی کی
چراغ لیلۃ الاسرا کا ہوں میں پروانہ		لگی ہی لو مجھے ای کبریا مدینی کی
بسی ہے اسمیں گلِ باغِ کون کی خوشبو		نہ کیوں ہو گل سے بھی نکہت سوا مدینی کی
ہر ایک خواجہ سرا واں کا صد بلا ہی گو		یہ ہی قبول ہیں ہر بلا مدینے کی

نہیں مسیح کی کچھہ احتیاج ای زاہد
مرے مرض کو ہی کافی دوا مدینی کی

تیری توحید پہ شاہد ہی خدائی تیری	کیونکہ ہر چیز میں قدرت نظر آئی تیری
ما عرفناک جو فرمائے رئیسِ عرفا	کسی عارف نے کہاں کنہ ہی پائی تیری
روتے ہیں ہم اسی ماتم میں کہ ای بنتِ نبی	لٹ گئی کرب و بلا میں ہی کمائی تیری
یا نبی ذات تری نورِ خدا ہے بخدا	کیوں نہو بارگہِ حق میں رسائی تیری
دیکھنے والے نہ کیوں محو تحیر ہو جائیں	آپ اللہ نے صورت ہی بنائی تیری

	جاں بلب ہے غم و اندوہ میں زائر آ کر یارسول عربی ہای دہائی تیری	نئے

ساقی کرم سے اپنے مِی خوشگوار دے	بگڑے ہوئے ہیں کام ہمارے سنوار دے
جی چاہتا ہے گوشۂ عزلت میں بیٹھ کے	آرام گریہ گردشِ لیل و نہار دے
دن رات پھر عبادتِ باری میں ہو بسر	توفیق نیک گر ہمیں پروردگار دے
جو مصلحت ہو میرے لیے بے طلب مجھے	تو اپنے فضل وجود سے ای کردگار دے
محشر میں ہوگا بس وہی بشاش شادماں	دنیا میں زندگی کو جو رو کر گذار دے
اے ناخدای کشتیِ امتِ شہ شہید	منجدھار سے جہاز مرا پار اوتار دے
زائر اگر حیاتِ ابد چاہتا ہے تو	اس نفس شوم و سرکش و موذی کو مار دے

	زائر تمہاری جدکا ہے محروم یاحسینؑ اسکو بھی اپنے روضۂ اقدس پہ بار دے	

درباب میلاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

جہاں میں آج وہ جانِ جہاں تشریف لایا ہے	جہان جاں آفریں نے جسکی خاطر سے بنایا ہے
وہ مولودِ مبارک آج دنیا میں ہوا پیدا	کہ مریم خادمہ ہے جسکی اور حوا سی دایہ ہے
دیا تھا عیسی مریم نے مژدہ جسکے آنے کا	جہانمیں آج وہ جانِ جہاں تشریف لایا ہے
قدومِ سرورِ عالم سے اب عالم نے ای یارو	کہوں کیا اور لکھوں کیا مرتبہ جو جو کہ پایا ہے
شفیع المذنبین آئے مبارک ای گنہگارو	جہنم سے بچائیگا جو کل وہ آج آیا ہے

خداوندِ دو عالم کا کرو شکر ای مسلمانو
تمہاری سر پہ محبوبِ خدا کا آج سایہ ہے

بلطفِ ایزدِ قادر ہوا وہ نورِ رب ظاہر
کہ جسکے نور سے سارے جہاں نے نور پایا ہے

شفاعت جسکی ہے اہلِ کبائر کیلیے ثابت
مبارک ہو کہ وہ حامی ہمارا آج آیا ہے

ہوا وہ نورِ حق پیدا کہ جسپر ہے خدا شیدا
جسے خالق نے اپنا مظہرِ قدرت بنایا ہے

وہ سردارِ دو عالم ہے وہ فخرِ نوح و آدم ہے
مکرم ہے مفخم ہے معظم اوسکا پایہ ہے

وہ ہے ظلِ خداوندِ تعالے ای مسلمانو
نہیں رکھتا وہ سایہ پر اوسیکا سب پہ سایہ ہے

خدا نے مرتبہ بخشا ہی جو محبوب کو اپنے
نہ پایا ہے کسی نے بھی جو پایہ اوسنے پایا ہے

زہی عزت زہی عظمت زہی شوکت زہی قربت
اشارہ قاب قوسین اسکا اک ادنی سا پایا ہے

لعمرک سے عیاں ہے پیار جو ہے اوس سے خالق کو
انھیں کی شان میں طاہا کلامِ رب میں آیا ہے

خدا کا شکر کر زائر کہ تو مداحِ احمد ہے
بڑا رتبہ عظیم الشان ہی جو تونے پایا ہے

دیگر

جبکہ دیکھا مصطفے کو عرش پر جاتے ہوئے
رعب سے قدسی رہے تکتے ہیں تھراتے ہوئے

ای صبا کہنا درِ احمد پہ یوں جاتے ہوئے
ہند میں پھرتے ہیں عاشق سر کو ٹکراتے ہوئے

برق سے بڑھکر براقِ سیدِ لولاک تھا
پل میں پہونچے لامکاں تک جسکو دوڑاتے ہوئے

ابھی آلِ پاک کی الفت کے بارہ میں مدام
خلد کو حضرت گئے تاکید فرماتے ہوئے

مشرقِ پای نبی سے مہر لیتا ہی ضیا
بدر پھر نکلے نہ کیوں ہاتھے سے شرماتے ہوئے

اب مدینے میں بلا لیجے ہمیں یا مصطفےٰ
ہجر میں کب تک رہیں اسطرح غم کھاتے ہوئے

جب وسیلہ مصطفےٰ کا دیکے کی حق سے دعا
کام جو بگڑے ہوئے تھے دیکھے بنجاتے ہوئے

خوش ہوئے خیر الوریٰ جسوقت لائے مرتضےٰ
عمرو ابن عبدود کے سر کو ٹھکرائے ہوئے

ابرِ رحمت سے کرو سرسبز اسکو یا نبیؐ
دیکھہ لو اسلام کے پودے کو مرجھاتے ہوئے

قحط پانی کا ہوا کرب و بلا میں اسقدر
کشتِ احمد کٹ گئی بے آب کملاتے ہوئے

باکیانِ سبطِ احمد کو کہینگے آفریں
ساغرِ کوثر نبی کوثر پہ بلواتے ہوئے

قدسیِ اقدس میں پڑہائی انبیا کو ہی نماز
احمدِ مختار نے معراج کو جاتے ہوئے

آنکھیں ہوں پرنور اور دلکو ہمارے ہو سرور
آؤ مولا جلوۂ دیدار دکھلاتے ہوئے

بارگاہ مصطفےٰ میں عرض زائر ہی یہی
اب مدد کیجے ہماری رحم فرماتے ہوئے

دیگر

الٰہی عرض ہے ہم عاجزوں ملولونکی
کہ پھیلے خلق میں خوشبو نبی کی پھولونکی

ابد تلک ہی تسلط جنابِ خاتم کا
ازل سے انکو امارت ہی سب رسولونکی

حسنؑ حسینؑ تھے ریحانِ مصطفےٰ لیکن
کی قدر امتِ بد نے نہ دونوں پھولونکی

حسینؑ ایسے سخی ہیں کہ بعد امتِ جد
وہ بخشوائینگے سب امتیں رسولونکی

غمِ حسینؑ سوا کوئی غم نہ ہو ہمکو
دعا ہے حق سے یہہ ہم غمزدوں ملولونکی

دماغِ خلق معنبر جہاں معطر ہو
نسیم لائے جو خوشبو نبی کے پھولونکی

miaablib.org

نگاہ بھر کے نہ دیکھیں قصورِ شاہی کو　　جو پائیں چھاؤں مدینے کی ہم ببولوں کی

علیؑ ہی اپنے بھی حامی ہیں جو کہ ای زائرؔ
ہمیشہ کرتے رہے ہیں مدد رسولوں کی

دیگر

مر مٹے ہم فرقتِ طیبہ میں غم کھاتے ہوئے　　ہند میں اوقات گذری دکھ پہ دکھ پاتے ہوئے

روضۂ اقدس پہ بلوالو مجھے یا مصطفےٰ　　او زائرؔ آؤ اپنے منہ سے فرماتے ہوئے

روضۂ پر نورِ احمدؐ کے کلس کے سامنے　　چاند سورج بھی نکلتے ہیں تو شرماتے ہوئے

روی یوسف دستِ ہوئے ہو گئی بس ماند جب　　آئے حضرت آفتابِ حسن چمکاتے ہوئے

ہم موئے جاتے ہیں اب مرقد سی اوٹھو یا نبی　　ہمسے مردوں کو جلاؤ رحم فرماتے ہوئے

انتظار اب کبتلک آنکھیں مری پتھرا گئیں　　روی روشن کو دکھاؤ رحم فرماتے ہوئے

گرچہ عاصی ہوں مگر ہوں آپکا خادم حضور　　شرم آئیگی جہنم کو مجھے جاتے ہوئے

کن شفیعی عند ربی یا شفیع المذنبین　　بارِ عصیاں سے گرا جاتا ہوں شرماتے ہوئے

بعد میرے پیروی ثقلین کی کرنا ضرور　　خلد کو احمدؐ گئے امت کو سمجھاتے ہوئے

یا الٰہی اب جمالِ روی پیغمبر دکھا　　ہو گئے ہم زندگی سے غم کھاتے ہوئے

اب دوبارہ ہو درِ دولت پہ زائرؔ کی طلب
ہند میں اوقات گذری دکھ پہ دکھ پاتے ہوئے

دیگر

در حمد جناب باری تعالیٰ شانہ جلت نعمائہ و عظمت آلائہ

بسا اوقات ایسا ہی جو تم چاہو وہ بحکمت ہے   عسیٰ ان تکرھوا ہی جو وہی عین مسرت ہے
حکیم اور قادرِ مطلق ہی جو چاہی وہ کرتا ہے   وہ جو کرتا ہی بندے کیلیے وہ عین حکمت ہے
اونہوں نے سونپ رکھا ہی ہر اک کار اپنا اوسکو   جو ہیں عاشق خدا کے ہر طرح اونکو فراغت ہے
جو بندے خاص ہیں اوسکے وہ راضی بس رضا ہیں   بلا جو دوست کیجانب سے آئے بس وہ راحت ہے
یہہ قوم اور ذات سے پہچانے کیواسطے ورنہ   زیادہ جو ڈری حق سے اوسکو بس فضیلت ہے
یہہ تنظیمات جو اوسنے کیے ہیں سب باتقان ہیں   نہیں تبدیل ہو سکتی ہی جو جو اوسکی سنت ہے

ہے زائر بس وہی باسط وہی رازق وہی منعم
وہی واہب وہی خالق وہی معطیِ نعمت ہے

دیگر

نشا زائل نہیں ہوگا کہ یہہ مستی الستی ہے   شرابِ عشقِ چشمِ مصطفےٰ کی مجکو مستی ہے
بھروں دم حبِ باری کا بھلا کیا سیری ہستی ہے   شرابِ عشقِ چشمِ مصطفےٰ کی پر یہہ مستی ہے
زمین و زر پہ جو اہلِ دول آپسمیں لڑتی ہیں   تو موت اونکی حماقت اور نادانی پہ ہنستی ہے
تری رحمت سے ہے مجکو امیدِ مغفرت یارب   تری رحمت کے آگے کیا مری عصیانکی ہستی ہے

قطعہ

خیال آیا مجھے تو میں جب نجبار رم پر   زمیں پر کسلیے یاں مدفنِ احمد کی بستی ہے
کہا دل نے گراں تھا پلہ احمد ہوا نیچا   سبک تھا وہ ہوا اونچا یہی تو اصل بستی ہے

جب سارے جہاں کی بستیوں پر فخر حاصل ہے — نہیں کچھہ اسمیں شک لاریب وہ یثرب کی بستی ہے
مقامِ دفنِ احمد تو ہی اعلیٰ عرشِ اعظم سے — نظیرِ عرش لیکن ہماری وہ حضرت کی بستی ہے
زنِ مکارۂ دنیا کو کیا مجھسی عداوت ہے — کہ یہہ تحبہ لڑائی پر کمر ہر صبح کستی ہے
مری مقصود دلوا کر اسے دیجے سزا مولا — کہ رنگ دی دیکھے دنیا میری ناکامی پہ ہنستی ہے
میں ہوں مستِ مئے خمِ غدیر ای زائرِ احمد — مجھے حبِ جنابِ ساقیِ کوثر میں مستی ہے

غلامانِ رسول اللہ زائر حق کی یاری ہیں
جہاں بستے ہیں وہ خیر القری بیشک وہ بستی ہے

دیگر

تمام شکر و ثنا حمد ہی خدا کیلیے — کہ جسنے خلق کیا ہی ہمیں ثنا کیلیے
کیا ہی خلق عبادت کیواسطے ہمکو — کیا ہی اوسنے مکلف ہمیں بلا کیلیے
عدم کو قافلہ جاتا ہی بیخبر ایسا — نہیں ظہورِ صدا اونکی کچھہ درا کیلیے
جہاں کو ہی تغیر یہہ ہی ثبوتِ حدوث — حدوث جسکے لیے ہی وہ ہی فنا کیلیے
رجوع ہوتا ہی ہر شے کا سوی اصل ضرور — بنی ہی خاک مری خاکِ کربلا کیلیے
اگرچہ غیروں کو ملتی ہی یاں متاعِ غرور — پر عاقبت میں ہے آرام اتقیا کیلیے
جو آخرت ہمیں دنیا سے ننگ ہی تو کیوں — اوٹھائیں خضر کا احسان ہم بقا کیلیے
یہہ دارِ رنج و غرور اور وہ ہی سرای اگر — نہ آرزو کریں کسطرح ہم فنا کیلیے
عجوزہ وہ ہر نہیں قابلِ نکاحِ کرام — حرام ہی یہہ دغا باز اولیا کیلیے

ہے پاس رحمتِ حق ہی وتیرہ کفار		تو کسطرح سے ہو خیبت مری رجا کیلئے
جو پوری ہوئے توجہ بسوی حق تو ہے		دعا اثر کیلیے اور اثر دعا کے لیے
ظہورِ بخششِ رب کسطرح سے ہو سکتا		نہ ہوتی خلقتِ انساں اگر خطا کے لیے
الٰہی اپنے گناہوں پہ سخت نادم ہوں		مجھے تو بخش دے سلطانِ انبیا کیلیے
طفیل اپنی کریمی کا اے خدای کریم	ق	بحقِ احمد و اولادِ مصطفےٰ کیلیے
مری تمام گناہوں کو بخش دے یارب		نہ رکھ حساب مرا ساعتِ جزا کیلیے
میں تیرے در کا ہوں سائل تو ہی رحیم و کریم		نہیں ہے خیبت و حرماں تری گدا کیلیے
فشارِ قبر کا کیا ڈر کہ ہے اپنے پاس		بہت سے ذرہ ہیں یاں خاکِ کربلا کیلیے

خدا نے خلق کیا ہے جہاں کو زائر
بتول و احمد و سبطین و مرتضےٰ کے لیے

دیگر

جسپہ خود ایزدِ دانا کی عنایت ہوگی	اوسکو توفیق وہ دیگا کہ ہدایت ہوگی
جسکو پیغمبرِ برحق سے محبت ہوگی	اوسکی جاگیر میں ہر نعمتِ جنت ہوگی
شک نہیں فائدہ دیگا وہ عمل عامل کو	جسمیں اخلاص سے قربت ہی کی نیت ہوگی
سیم و زر جمع کیے جاتے ہیں جو لوگ یہاں	مرتے دم اونکو عجب طرح کی حسرت ہوگی
جو اطاعت نہیں کرتے ہیں رسول اللہ کی	حشر میں اونکو بہت سخت ندامت ہوگی
حشر میں آئیگا سورج جو سوا نیزہ پر	کیا کہیں گرمی کی اوس وقت جو حدت ہوگی

maablib.org

سخت تکلیف میں سب غرق عرق ہوئیںگے
اور ہر شخص کو واں پیاس کی شدت ہوگی

ہاں مگر ہو نہیں گے جو زیر لوای احمد
اونکو واں پیاس کی ہرگز نہ اذیت ہوگی

انکھیں جو روتی ہیں فرزند نبی پر اسمجا
واں اونھیں نعمت جنت کی بشارت ہوگی

بعد مرنیکے یہہ امید ہے انشاء اللہ
قائم آل کی زائر کو زیارت ہوگی

قصیدہ

در نعت جناب سرور کائنات علت وجود جائزات باعث ایجاد موجودات رحمۃ للعالمین سید الاولین و الآخرین اشرف النبیین خاتم النوامیس و المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین

حبذا جاہ و جلال و احتشام مصطفیٰ
لوحش اللہ عز و وقر و احترام مصطفیٰ

اللہ اللہ عرش اعظم ہے مقام مصطفیٰ
ہر فلک ہے زینہ مرقاۃ بام مصطفیٰ

فہم سے افزوں ہی عز و احتشام مصطفیٰ
بعد تحمید خدا ہے احترام مصطفیٰ

ضم ہوا نام الٰہی سے جو نام مصطفیٰ
کیوں نہو خلقت سے برتر پھر مقام مصطفیٰ

کردیا محمود خالق نے مقام مصطفیٰ
اس سے ظاہر ہی کمال احترام مصطفیٰ

ہیں خواص غیر سے بہتر عوام مصطفیٰ
شاہ بازوں سے قوی تر ہیں حمام مصطفیٰ

کسلیے محشر سے خائف ہو غلام مصطفیٰ
کیوں کہ واں ہوگا یقیناً اہتمام مصطفیٰ

کیوں نہو سب سے زیادہ احترام مصطفیٰ
ہی فزوں عزت میں شاہوں سے غلام مصطفیٰ

maablib.org

قیصر و خاقاں ہیں حضرت کی غلاموں کے غلام ہی فزوں عزت میں شاہوں سے غلامِ مصطفیٰ

بابِ احمدؐ کے گدا سے جم کو کچھہ نسبت نہیں ہی فزوں رتبہ میں شاہوں سے غلامِ مصطفیٰ

اللہ اللہ کسقدر کرتا ہی خالق اونکو پیار ہی لعمرک سے عیاں قربِ مقامِ مصطفیٰ

والضحیٰ سے روی پرنورِ نبی مقصود ہے اور ہی واللیل زلفِ مشک فامِ مصطفیٰ

کہہ نہیں سکتا ہیں واجب اور نہ ممکن آپکو وسطِ مفہومین میں ہی بس مقامِ مصطفیٰ

جن و انس و حور و وحش و طیر و ماہ و آفتاب قدسی و کروبی و غلماں غلامِ مصطفیٰ

غاشیہ بردار ہیں میکال و جبریلِ امیں ابلقِ گردوں نہو کسطرح رامِ مصطفیٰ

حامد و محمود ہیں نامِ خداوندِ کریم اور ہوا محمود سے مشتق ہی نامِ مصطفیٰ

کنہِ باری جسطرح بندے سمجھہ سکتے نہیں فہمِ انساں سے فزوں ہی یوں مقامِ مصطفیٰ

چھوڑ کر تثلیث بیترس آ سوی توحید تو دیکھہ لے انجیل میں احمدؐ ہی نامِ مصطفیٰ

اپنی خواہش سے نتھے ہرگز نبی کچھہ بولتے شک نہیں وحیِ خدا ہی سب کلامِ مصطفیٰ

اسقدر روزی نبی رکھتے تھے گویا سال بھر ہر مہینہ ہوتا تھا ماہِ صیامِ مصطفیٰ

رات دن ہر وقت مصروفِ عبادت تھی حضور یادِ باری میں تھی کٹتی صبح و شامِ مصطفیٰ

حق نے فرمایا نہ کر اتنی مشقت ای رسول تھا ہمیشہ شب کو یہ حال قیامِ مصطفیٰ

گو زمیں پر بیٹھتے تھے حضرتِ خیر الانام پر فزوں تھا حد سے رعب و احتشامِ مصطفیٰ

رعب کا تھا یہ موالیدِ ثلاثہ پر اثر جھکتے تھے سنگ و شجر بہرِ سلامِ مصطفیٰ

فقر کی مسند تھی اور تکیہ توکل پر مدام خاکساری میں تھا عز و احتشامِ مصطفیٰ

پھیلتی تھی دور تک خوشبو جہاں بیٹھیں حضور | اور نہ آسکتی تھی بدبو تا مشامِ مصطفیٰ
عنبرِ فردوس سے خوشبو ہوا سارا دماغ | یاد آئی جب کہ زلف مشک فامِ مصطفیٰ
سَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ فَتَرۡضٰی وعدہ محکم ہوا | کسقدر اعلیٰ ہی نزدِ حق مقامِ مصطفیٰ
تیغ کے بھی کھینچنے کی آپ کو حاجت نہ تھی | مشرکوں پر سیفِ قاطع تھا نیامِ مصطفیٰ
ہی حلالِ مصطفیٰ حقا حلالِ کبریا | ہے حرامِ کبریا بیشک حرامِ مصطفیٰ
دیکھتے اور سنتے تھے حضرت بوقتِ خواب بھی | جسکو زائل کر نہ سکتی تھی منامِ مصطفیٰ
پشتِ سر سے دیکھتے تھے سرورِ دیں اسطرح | جسطرح تھے دیدۂ حق بیں بکامِ مصطفیٰ
ہے لکھا تھا فارسِ فرق کا اک یہ معجزہ | توسنِ سرکش بھی ہو جاتا تھا رامِ مصطفیٰ
بادشاہوں میں نجاشی نے کیا ایماں قبول | جبکہ پہونچایا گیا اوسکو پیامِ مصطفیٰ
مشکلیں دنیا و دیں کی ایک پل میں حل ہوئیں | جب کیا وردِ زباں مومن نے نامِ مصطفیٰ
اوس پہ رحمت ہے خداوندِ دو عالم کی مدام | جو دل و جاں سے ہوا منقاد و رامِ مصطفیٰ

قطعہ

وادیِ ایمن میں موسیٰ سے کہا جوتا اوتار | یاں سے اب سوچو تو عز و احترامِ مصطفیٰ
آپ نعلینِ مبارک پہنے پہونچے عرش تک | کسقدر اعلا و اسنیٰ ہی مقامِ مصطفیٰ
ہے یہ مضمونِ خبر معراج میں پروردگار | تھا زبانِ مرتضیٰ سے ہمکلامِ مصطفیٰ
ہر لڑائی میں رہے ناصر رسول اللہ کے | تھے علی گاہے سپر گاہے حسامِ مصطفیٰ
حکمِ حق حکمِ نبی حکمِ نبی حکمِ علیؑ | ہے کلامِ مرتضیٰ گویا کلامِ مصطفیٰ

شکر حق ثقلین سے پورا تمسک ہی ہمیں — کچھ نہیں ڈر جب ہمیں ہی اعتصامِ مصطفیٰ

ہی ولای آلِ احمد اجرتِ پیغمبری — ہی سزا اور درودِ آلِ کرامِ مصطفیٰ

تھے علی مرتضےٰ دستِ خدا مشکل کشا — ناصرِ دینِ الٰہی اور حسامِ مصطفیٰ

تھے موحد ساری اجداد رسولِ ذوالمنن — دینِ حق پر تھے بلاشک باب و مامِ مصطفیٰ

اوٹھ کھڑے ہوتے تھے احمد بہرِ تعظیمِ بتول — حکمِ باری سے تھا بیشک یہہ قیامِ مصطفیٰ

یوں روایت میں یہہ بیوی عائشہ سی نقل ہی — فاطمہ کی چال تھی بالکل خرامِ مصطفیٰ

یوں حدیثوں ہی سے ہے ثابت جابرِ انصار نے — حضرتِ باقر کو پہونچایا سلامِ مصطفیٰ

قطعہ

جسطرح جاتے تھے لڑنیکو علی کفار سے — رن کو یوں جاتا ہی سبطِ تشنہ کامِ مصطفیٰ

سیدِ مظلوم کے چہرے سے بالکل ہی عیاں — شانِ حمزہ رعبِ حیدر احتشامِ مصطفیٰ

سر پہ عمامہ نبی کا داب میں حیدر کی تیغ — زیرِ راں ہی ذوالجناحِ تیزگامِ مصطفیٰ

دہنی جانب ہیں علمدار جری کھولے علم — بائیں جانب ہم شبیہہ و ہمکلامِ مصطفیٰ

پیچھے ہیں زینب کے بیٹے آگے ہے قاسم بنا — چہرہ پر نور ہی بدرِ تمامِ مصطفیٰ

ابنِ شبیرِ کبریا کے ساتھ یہہ وہ شیر ہیں — مولد و منشا ہی جن سب کا کنامِ مصطفیٰ

بعینہٖ ۱۲

قطعہ

جسکی ایذا ہی زیادہ اوسکا رتبہ ہی بلند — ہیں ہی سب مخلوق سے برتر مقامِ مصطفیٰ

شام میں جو قید تھیں وہ نبی کی بیٹیاں — کربلا میں ہو چلے تھے وہ خیامِ مصطفیٰ

ننگے سر جنکو پھرایا ظالموں نے دربدر ۔ تھیں وہ پردہ والیاں آلِ کرامِ مصطفےٰ

نیزہ خولی پہ تھا جو فرق تھا فرقِ رسول ۔ فرق کیا ہے فرق تھا ماہِ تمامِ مصطفےٰ

خنجرِ اعدا چلے اوس خنجرِ خشکیدہ پر ۔ جسکے بوسے لینے پر تھا التزامِ مصطفےٰ

اون لبوں تک تین دن قطرہ نہو پہنچا آب کا ۔ جنکے بوسے لینے پر تھا استدامِ مصطفےٰ

چھوڑ کر احکامِ اللہ و نبی امت نے آہ ۔ کیا کیے ہیں ظلم بر آلِ کرامِ مصطفےٰ

حشر میں حق سے کہونگا میں ہوں مداحِ علی ۔ ہیں بندہ اور غلامِ مستہامِ مصطفےٰ

ہم غلامانِ نبی ہیں ہمکو کیا خوفِ سقر ۔ روزِ محشر کی شفاعت ہے بنامِ مصطفےٰ

ہوگا بس زیرِ لوای حمد اپنا بھی مقام ۔ نور کے ممبر پہ جب ہوگا قیامِ مصطفےٰ

حوض پر روزِ جزا از اثرِ لطفِ کبریا
دستِ حیدر سے ملے گا ہمکو جامِ مصطفےٰ

ایضاً قصیدہ

در نعتِ جنابِ سرورِ عالم فخرِ بنی آدم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

دنیا داری عجب خراب ست ۔ دنیا داری ہمہ عذاب ست

دریای ہلاکت ست دنیا ۔ آتش بے تشنگاں سراب ست

آتش ہمہ شورِ موج او زور ۔ پر مکر و فریب ہر حباب ہست

تجری فی البحر فلک لا اعمار ۔ نقشے ست بر آب یا حباب ست

از فرطِ غموم جان کئیب ست — وز سوزِ هموم دل کبابست
از جورِ فلک کجا برم راه — حیرانی مانعِ ذهاب ست
از بادِ الم دلِ پریشان — چون زلفِ بتان به پیچ و تابست
چون برق همی طپد دل از آه — چون ابرِ دو دیده ام پر آبست
از کینهٔ چرخ نیست مأمن — خلق از ستمِ فلک مصابست
الا درِ پادشاهِ کونین — کش جبههٔ عرش بر جنابست
سلطانِ رسل که بیکسان را — درگاهش ملجا و مآبست
آن بشیر و گروهِ قدسے — در حضرتِ قدس کامیابست
آن محرمِ خاصِ درگهِ حق — شرعش بخدا رهِ صوابست
آن سرورِ زمرهٔ ملائک — وان داورِ موقفِ حسابست
دریای سخا که از کفِ او — از شرم عرق عرق سحابست
فرمانِ قضا بحکمِ تقدیر — با پیکِ رضاش همرکابست
یک معجزه ز معجزاتش — بر صدقِ نبوتش کتابست
هر صفحهٔ او بچشمِ انصاف — واکرده ز باغِ خلد بابست
هر سطر بچشمِ منکرانش — چون شعلهٔ ناوکِ شهابست
در حفظِ حق از عیوب پاکست — حقا چه کتابِ مستطابست
هر نکته خزینه ز سورتست — هر نقطهٔ او دُرِ خوشابست

آوردن مثل اوست دشوار	کز معجزه کرده سد بابست
لامثل لذلک الکتاب	کز دفتر حسن انتخابست
از آیهٔ بعضهم لبعض	ثابت شده اینکه لاجوابست
وَاللهِ لَمُنَزَّلٌ مِنَ الله	سبحان الله عجب کتابست

مطلع ثانی

یا ختم رسل جهان خرابست	در دهر عجیب انقلابست
از آتش فتنهٔ زمانه	جانها همه وقف التهابست
ای آنکه مطیع تو مصیب است	وی آنکه طرید تو مصابست
احکام تو بحیرست البحر	ارشاد تو جمله وحی نابست
حب تو دلیل رستگاریست	بغض تو علامت عقابست
تا قائم آل تست پنهان	جانها بشکنجهٔ عذابست
ارشاد بکن بشاه عالم	آن شاه که مالک الرقابست
شمشیر کشد بفرق اعدا	این قوم که قابل عتابست
یا مهدی دین ظهور فرما	کز دوری تو جهان خرابست
ای نور خدا در انتظارت	از دیدهٔ ما رمیده خوابست
پنهانی و عالم از تو روشن	گویا در ابر آفتابست
در چشم یقین فروغ بخش ست	هر چند رخ تو در حجابست

[illegible] وقف اضطرابست

ما را دل و جان منکرانت — تیره ز غبار ارتیاب ست

صد حیف که دور دور اعداست — کین فرقه بدتر از دواب ست

ما خسته تیغ ظلم این قوم — تیغ تو هنوز در خراب ست

بی نور تو چشم ماست بی نور — بی روی تو جان در اضطراب ست

ای خامه سبک مرو که این راه — چون گیسوی یار پیچ و تاب ست

طی دفتر شکوه بر دعا کن — کز فضل اله مستجاب ست

تا اصل اصول کل اجسام — نار ست و هوا و خاک و آب ست

بادا چو گل آبروی زه اثر — حیف آنکه دل عدو کباب ست

قصیده

در نعت جناب سید المرسلین و مدح امیر المومنین صلوات الله وسلامه علیهما وعلی اولادهما الطیبین

معمورۂ جہان ہے جنگل سراب کا — کیا ذکر عیش و عشرت دار خراب کا

جام شراب دہر ہے ساغر حباب کا — دنیا کی زندگی ہے نمونہ سراب کا

عاقل وہی ہی جو کہ نہ اِسپر لگائی دل
اسواسطے کہ ہی یہہ محل انقلاب کا

گھٹنا ہی عمر کا کہ ہے بڑھنا بُراق کا
چشمک ہی برق کی کہ گذرنا شباب کا

دنیای دوں سرشت جو مانند جیفہ ہے
مقصودِ اشقیا ہی تو مطلب کلاب کا

علم و عمل تو عاقل و دانا کا کام ہے
اور محض اکل و شرب وتیرہ دواب کا

لازم ہے جمع کیجئے یاں زادِ آخرت
تا طَی ہو مرحلہ کہیں روزِ حساب کا

پس زادِ آخرت ہی نبی و علی کی مدح
ہاں جمع کر لو جلد ذخیرہ ثواب کا

لیکن صفت میں اونکی بشر کیا بیان کرے
جنکی ثنا ہی تیسرا حصہ کتاب کا

انسان و جن فرشتے اگر حشر تک لکھیں
شمہ نہ لکھ سکیں صفتِ بوتراب کا

پر جسقدر کہ ہو سکے زائر بیان کر
دلمیں بھروسہ کرکے خدا کی جناب کا

تائیدِ فیضِ مبدءِ فیاض ہوئیگی
روح القدس بتائینگے رستہ صواب کا

اکل خلق سے نبی و علی دونوں حُسن میں
قائل ہوں ای کریم تری انتخاب کا

مطلع ثانی

احمد کے واسطے ہوا شق ماہتاب کا
حیدر کے واسطے ہوا رد آفتاب کا

جسدم زمینِ نرم پہ چلتے تھے مصطفٰے
نقشِ قدم نہوتا تھا اکثر جناب کا

پتھر پہ نقشِ پا کبھی ہوتا تھا آشکار
تھا ایک معجزہ یہہ رسالت مآب کا

چلتے تھے سخت دھوپ میں جب سیّد الانام
لکھا ہی سر پہ ہوتا تھا سایہ سحاب کا

سایے میں جسکے حشر کو پائینگے سب پناہ
سایہ کبھی بھی پڑتا نہ تھا اوس جناب کا

ریشِ نبی میں بال تھے بس اکثرہ سفید ہر ایک تھا چمک میں جو آفتاب کا
روشن تھیں شمعِ طور کی مانند اونگلیاں اور چودھویں کا چاند تھا ماہتاب کا
کلّی جو چاہِ شور میں حضرت نے ڈال دی پانی میں لطف ہو گیا قند و گلاب کا
منقول ہے لطافت و خوشبو میں تھا فزوں عطرِ گلاب سے بھی پسینہ جناب کا
کھاری کنوئیں میں خاتمِ خاتم جو گر پڑی میٹھا مزہ ہوا وہیں اوس تلخ آب کا
جھک جاتے تھے شجر پئے تعظیمِ مصطفیٰ ہوتا تھا جس جگہ سے گذر اون جناب کا
خلقِ عظیمِ احمدِ مرسل کے میں نثار آیا ہے جسکی شان میں آیہ کتاب کا
شمس الضحیٰ رسول ہیں بدر الدجیٰ علی یہ فخر ماہ کا وہ شرف آفتاب کا
فائز ہیں دوستانِ علی اسمیں شک نہیں ہے قول یہ جنابِ رسالت مآب کا
ہارون کا جو کہ رتبہ تھا موسے کے سامنے رتبہ وہی تھا پیشِ نبی بوتراب کا
دستِ خدا و قوتِ بازوئے نبی کہیں کیا رتبہ ہے علی ولی کی جناب کا
فصلیں ہیں اوسمیں حیدرِ صفدر کے زور کی ہاں کیجیے مشاہدہ خیبر کے باب کا
پایہ علی نے پایہ عجب پایا جب ہوا اونکا مقام دوشِ رسالت مآب کا
سائل کو ایک روٹی کے اونٹوں کی دی قطار واللہ کسقدر تھا کرم بوتراب کا
اللہ نے بیاں کیا ہل اتیٰ میں ہے ایثار اہلِ بیتِ رسالت مآب کا
واللہ مجکو دخترِ رز سے اجتناب سرمست ہوں میں حبِّ علی کی شراب کا
پیدا ہوئے نبی و علی ایک نور سے مضموں ہے یہ حدیثِ رسالت مآب کا

منقول ہے کہ آتے ہیں امداد کو علیؑ	پھر خوف کیا لحد کے سوال و جواب کا
عصیاں ہیں بے حساب مگر پہ نہیں ہے ڈر	مداح ہوں میں شافعِ یوم الحساب کا
ہر بیت کے صلے میں ہیں باغ و نگاہِ خلد	شاعر ہوں اہلِ بیتِ رسالت مآب کا
خلاقِ دو جہاں نے ہیں کیا کیا شرف دیے	لازم ہے مجھکو شکر خدا کی جناب کا
ذاکر حسینؑ کا ہوں علیؑ کا غلام ہوں	زائر ہوں میں جنابِ رسالت مآب کا

تضمین بر قطعہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

١	قد اصطفاہ الکبریا - بلغ العلیٰ بکمالہ قد عظم خلق المصطفیٰ - حسنت جمیع خصالہ	قد استنار بہ السماء - کشف الدجیٰ بجمالہ نبی یصلی دائما - صلوا علیہ و آلہ
٢	قد نال مازاغ البصر - بلغ العلیٰ بکمالہ و بخلقہ فاق البشر - حسنت جمیع خصالہ	و بوجہہ لمع القمر - کشف الدجیٰ بجمالہ اہل الولا دون الحصر - صلوا علیہ و آلہ
٣	اسریٰ بہ رب السماء - بلغ العلیٰ بکمالہ سعدت بہ کل الوریٰ - حسنت جمیع خصالہ	کل الغیاہب انجلیٰ - کشف الدجیٰ بجمالہ صلی علیہ الکبریا - صلوا علیہ و آلہ
٤	دل السماء ہمل اسمہ - بلغ العلیٰ بکمالہ نظم الوریٰ بیأسہ - حسنت جمیع خصالہ	نور بدا ایلیا سمہ - کشف الدجیٰ بجمالہ مع فضلہ عباسہ - صلوا علیہ و آلہ
٥	قوسین کا رتبہ ملا - بلغ العلیٰ بکمالہ شہرہ ہے خلق مصطفیٰ - حسنت جمیع خصالہ	عرش اون کے ہی روشن ہوا - کشف الدجیٰ بجمالہ زائر ہمیشہ دائما - صلوا علیہ و آلہ

قصيدة قلتها في المناجاة وبيان البشارات

إلهي مسني ضر هناك	وما لي راحم ربي سواك
من المخلوق شيئا لا أراه	فيا خلاق إلا أن أراك
إذا حصرت لسان المصطفى	فأنى لي بأن أحصي ثناك
أنا المضطر يا ربي وأنت	لمضطر تجيب إذ دعاك
فإن العفو يدركه مقر	فعبدك قد أقر وإن عصاك
وكيف أخيب منك بما جنيت	وأنك لا تخيب من رجاك
أتيتك بعد ما أذنبت ربي	وتقبل يا إلهي من أتاك
ففرج كربتي وأجب دعائي	وتقبل يا إلهي من دعاك
حبيبي قال لي بعد السلام	فقل لي زائر كيف هواك
إلى ما صار حالك في رؤيي	ببلدٍ ما حلٍ ماذا دهاك
بأمراض وأسقام وضعف	وأحزان وأشجان أراك
فبست له خدودا ثم قلت	ألا أدع من همومي ما عراك
فقد بشرت من عند الكريم	بما قاسيت أخرانا هنالك
فطب يا زائري نفسا وأعلم	بأن الله أقبله دعاك
وأعلم أن من قهر العزيز	سيقرض قرض شر من جفاك
سيقلي الله ذو بطش شديد	بنار ذات لهب من قلاك

تضمين بيت معروف

له ملك ينادي كل يوم الخ

ألى ما لا تقصر طول نوم
ألا يا غافلا من فوت قوم
ألى ما لا تسهر عين نوم
فلا تغفل من الموت بقوم

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

ألى ما لا ترى حسن المآب
فحتما تشوق الى السراب
ألى ما لا تميل الى الصواب
حياتك ليس الا كالحباب

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

ومن دنياك ما تعرفه سيب
وقد ذهب الشباب وجاء شيب
لاجل فنائه فيه لعيب
أعندك في نفوس الشخص ريب

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

أمامك عبرة بالابردان
بدون الفصل منك لميتان
فانهما دواما يمضيان
لحبل العمر دوما يصرمان

له ملك ينادي كل يوم الخ

فللعقبى فلست بان تروم — بدنياك تريد بان تهوم
وللدنيا فتكسب كي تقوم — وما في الدهر شيءٌ ان يدوم

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

الا يا راكبي سفن الحياتِ — تسير بكم الى شط المماتِ
فلا تنجون منها بالكماتِ — ولات مناص منها بالحماتِ

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

الا يا غافلا من فقد ابا — لماذا صرت مشغوفا بدنيا
دوامك ههنا حاشا فحاشا — ولات مناص من حينٍ اذا جاء

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

فخذ يا زائر ذيل الهداة — ولاء المرتضى فلك النجاتِ
فزاد الآخرة يا نفس هاتي — أليس تخاف من يوم سياتي

له ملك ينادي كل يوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

مثنوی در باب مدح بسم اللہ

ہے بسم اللہ[1] اک آیت خدا کی	نمایاں جس سے ہے رحمت خدا کی
ز بسم اللہ شد حل مطلب	ز بسم اللہ حاصل شد مآرب
مقاصد شد ز بسم اللہ حاصل	منور شد ز بسم اللہ ہر دل
ہر اک مشکل ہوئی آسان اس سے	مکمل ہوگیا قرآن اس سے
جناب حق کو بسم اللہ ہے پیاری	بہت ہی چاہتا ہے اسکو باری
کرے جو ترک اسکو ایک باری	نماز اوسکی نہیں مقبول یاری
ہے بسم اللہ خدا کو ایسی بھائی	زہے عظمت کہ ہر سورہ پر آئی
ھی الاولی من السبع المثانی	نہ اسکا ہے کوئی اور نہ ثانی
ہے بسم اللہ کنز حق کی تالی	مقدم یہ ہے اور قرآن تالی

[1] ابن طلحہ حلبی شافعی اپنی کتاب دُرِ منظوم میں تحریر کرتے ہیں۔ اعلم ان جمیع اسرار الکتب السماویۃ فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحۃ وجمیع ما فی الفاتحۃ فی البسملۃ وجمیع ما فی البسملۃ فی باء البسملۃ وجمیع ما فی باء البسملۃ فی النقطۃ التی تحت الباء قال الامام علی کرم اللہ وجہہ انا النقطۃ التی تحت الباء وقال ایضاً علی کرم اللہ وجہہ سلونی عن اسرار الغیوب فانی وارث علوم الانبیاء والمرسلین وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ اعطی الامام علی کرم اللہ وجہہ تسعۃ اعشار العلم وانہ لاعلمہم بالعشر الباقی وقال ایضاً اخذ بیدی الامام علی کرم اللہ وجہہ لیلۃ مقمرۃ فخرج الی البقیع بعد العشاء وقال اقرء یا عبد اللہ فقرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم فتکلم لی فی اسرار الباء الی بزوغ الفجر انتہی۔ من ینابیع المودۃ۔ ص ۵۷ مطبوعہ بمبئی۔

یعنی جاننا چاہیے کہ تمام اسرار کتب سماویہ کے قرآن شریف میں موجود ہیں اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے وہ تمام اسرار فاتحۃ الکتاب میں ہیں۔ اور جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے وہ سب بسم اللہ میں موجود ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جو بائے بسم اللہ میں ہے وہ نقطۂ با میں ہے۔ امام علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ میں ہوں وہ نقطہ جو با کے نیچے ہے۔ اور نیز فرمایا ہے اوس جناب نے کہ اے لوگو مجھ سے اسرار غیب کے پوچھو اور دریافت کرو کہ میں انبیا اور مرسلین کے علوم کا وارث ہوں۔ اور عبد اللہ بن عباس

زہے شان اس سے ہے اعجاز قرآں	نہ ہو کیوں نور چشم دین و ایماں
پئے ہر اہلِ ایماں قرۃ العین	ہے مصحف میں اسی سے زیب او زین
زہے ہر بلا امن و امان ست	پئے انساں سرورِ دو جہان ست
یہی ہے مطلعِ دیوانِ باری	یہی ہے دیباچۂ قرآنِ باری
یہہ مفتاحِ کنوزِ سرمدی ہے	یہہ مصباحِ طریقِ احمدی ہے
درِ گنجینۂ عرفانِ رب ہے	تلاوت اسکی بخشش کا سبب ہے
پڑھے جو اسکو ابجد کے مطابق	زمانہ اوسکے ہو جائے موافق
ملے اکیس ۲۱ دن میں اوسکا مقصود	بہت خوشنود ہوئے اوس سے معبود
یہہ ہمنے بار ہا ہے آزمایا	کبھی اسمیں نہیں ہے فرق پایا

رضے اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ نے جناب امام علی رضی اللہ عنہ کو نو ۹ حصے علم عنایت فرمایا ہے اور ایک حصہ علم کا ساری خلقت پر تقسیم کیا ہے لیکن علیؑ اوس دسویں حصے میں بھی سب سے زیادہ عالم ہیں اور نیز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بعد نماز عشا کے چاندنی رات میں امیر المومنین امام علی رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہونچکر مجھ سے فرمایا کہ پڑھ اے عبداللہ میں نے پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت نے اسکے اسرار میں تقریر کرنی شروع کی صبح صادق تک اسرار کے بیان فرماتے رہے۔ از ینابیع المودۃ۔

نیز جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہا اوس جناب نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ عز وجل نے مجھ سے ارشاد فرمایا ہے کہ جو امر شاندار ہو اور اوسمیں بسم اللہ کا ذکر نہ کیا جائے تو وہ کام ابتر ہوگا۔ زائر۔

تمّت

کتبہ محمد یحییٰ کوبوی

اعلان

کوئی صاحب بدون اجازت مصنف اس دیوان کے طبع کا قصد نہ فرمائیں -

اطلاع

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ اس حقیر نے رسائل و کتب مفصلہ ذیل تالیف اور تصنیف کیے ہیں لیکن کمال افسوس ہے کہ بخت ناساز گار و زمانہ ناہنجار نے انکے چھپوانیکے لیے میری مساعدت نکی سوائے تین چار کتابوں کے کوئی کتاب طبع نہو سکی اب انکی چھپوانیمیں کوشش کر رہا ہوں السعی من العبد المستہام والاتمام من اللہ المنعام - جناب مجیب الدعوات قاضی الحاجات کی بارگاہ میں رات دن یہی التجا اور دعا ہے کہ یہ کتابیں طبع ہو کر شائع اور مقبول اور مفید اور موثر ہوں

نمبر ۱ نفحات الریاحین فی احوال سیدنا خاتم النبیین - یہ تاریخ نبوی سنہ ۱۳۰۸ ہجریہ میں مطبع مجمع البحرین لودیانہ طبع ہو کر مقبولیت کا تمغہ پا چکی ہے کیونکہ اب تک صدہا مومنین اوسکے طالب اور شائق ہیں انشاء اللہ ارادہ ہے کہ اوسکو دوبارہ چھپوایا جائے

نمبر ۲ مثنوی نور العینین فی معراج سید الکونین مطبع یوسفی واقع دہلی میں طبع ہو چکی ہے -

نمبر ۳ مثنوی در باب حلیہ مبارکہ و مقدسہ نبویہ علی صاحبہا و آلہ الف الف صلوۃ و سلام و تحیۃ

نمبر ۴ کتاب الاربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین - اس کتاب کے تین حصہ ہیں - پہلے حصہ میں آیات قرآنیہ ہیں - دوسرے حصے میں احادیث قدسیہ ربانیہ ہیں جو آج کل مطبع العلوم علی گڈہ میں زیر طبع ہے - تیسرے حصے میں احادیث نبویہ ہیں جو عنقریب انشاء اللہ المجیب طبع ہونیوالا ہے -

نمبر ۵ زاد العقبی فی ترجمۃ مودۃ القربی

محقق لاثانی عارف ربانی سید علی ہمدانی محدث مشہور کی کتاب مودۃ القربیٰ کا سلیس
اور عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے وہ ترجمہ حامل المتن مع توثیق محدث موصوف کے
عنقریب انشاء اللہ المستعان طبع ہو کر عام اہل اسلام کو فائدہ تام پہونچائے گا۔

نمبر ۶ ذریعۃ النجات فی یوم العرصات - یہ کتاب سلیس اور عام فہم اردو زبان میں
جناب پنجتن پاک صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کے بیان میں ہے اسمیں
جناب سید الشہداء علیہ السلام کے مصائب ایسی طرز پر لکھے گئے ہیں کہ غالباً آجتک اس طرز کی کوئی کتاب
ہندوستان میں تالیف نہیں ہوئی اور اسمیں نہایت صحیح اور مستند روایات و احادیث کا التزام
کیا گیا ہے انشاء اللہ العزیز بہت جلد طبع ہو کر جمیع مومنین و ذاکرین کو تحصیل ثواب
بے حساب کا ذریعہ ہوگی۔ نمبر ۷ مأتین فی فضائل المصطفین۔ اس کتاب میں
حضرات چہاردہ معصومین اور علیا جناب خدیجہ خاتون صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین
کے فضائل اور مناقب کی احادیث کو حضرات اہل سنت کی کتب صحاح و معتبرہ میں
سے نقل کر کے دو سو حدیث شریف کا صاف صاف اردو میں ترجمہ کیا ہے وہ ترجمہ
بھی مع احادیث انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد طبع ہوگا۔ نمبر ۸ حبل المتین فی اصول الدین

نمبر ۹ حصہ اولیٰ دیوان ابیات الجنان فی ملح سید الانس والجان۔

نمبر ۱۰ حصہ دوم ابیات الجنان فی ملح امناء الرحمان۔ اسکے اخیر میں قصائد
اور مراثی اور سلام اور مسدسات و رباعیات وغیرہ بھی ہیں۔ نمبر ۱۱ مؤید الادیب
و بغیۃ اللبیب - یہ کتاب چار حصوں پر منقسم ہے۔ پہلے حصے میں تقریباً دس ہزار

مصدر عربی زبان کا مرتب بترتیب ابواب مع ترجمہ اردو لکہا ہے۔ حصہ دوم میں چھوٹے چھوٹے جملات عربیہ مع ترجمہ اردو لکھے ہیں۔ تیسرے حصے میں بڑے بڑے جملات کچھ ضرب الامثال میں اور محاورات عرب مع ترجمہ لکھے ہیں۔ اور اسکے اخیر میں مسائل صرفیہ بطور سوال وجواب مندرج ہیں چوتھے حصے میں مواعظ ولطائف وحکایات عربی عبارت میں ہیں اسکے خاتمہ میں مسائل نحو بہ کمال اختصار وتسہیل عربی عبارت میں تحریر کیے ہیں نمبر ۱۲ ضیاء العینین فی احوال الحرمین۔ یہہ رسالہ عربی زبان میں ہی جسکو مکہ معظمہ زادها الله شرفاً وتعظیماً میں رہکر اس حقیر نے ۱۲۹۴ ہجری میں لکھا تھا اس رسالے کو مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کا جغرافیہ اور مختصر سی تاریخ سمجھنا چاہیے اسکے خاتمے میں حج کرنیکی ترکیب بھی لکھی ہی یعنی جسطرح سے راقم نے مناسک حج کو ادا کیا وہ سب اوسمیں لکھدیے ہیں نمبر ۱۳۔ مھارقِ بھیہ فی انشاء المفرحہ اسمیں وہ خطوط اور مراسلات عربیہ مندرج ہیں جو راقم نے اپنی طرف سے یا دیگر اُمرا واساتذہ واصحاب واحباب کی طرف سے علما وادبا واُمرا وشرفا کے نام لکھے ہیں اور نیز وہ خطوط ہیں جو حضرات علماء ودیگر اذکیا وکُملاء نے بنام احقر الانام ارسال فرمائے ہیں اور نیز اسی رسالے میں چند تقریظات وحواشی کتب ودیگر عبارات عربیہ درج ہیں اور اسکے خاتمے میں کچھہ قصائد اور اشعار عربی بھی ہیں۔ نمبر ۱۴ حل المعضلات فی شرح الابیات۔ یہہ رسالہ الف لیلہ کے اوس حصے کی ابیات کی شرح میں ہے جو سابق میں پنجاب ایجوکیشن کوڈ میں داخل تھی۔ نمبر ۱۵ مقدمۃ الصرف۔ یہہ اصل کتاب ڈاکٹر لیٹز صاحب بہادر رجسٹرار سابق یونیورسٹی پنجاب نے انگریزی زبان میں عربی کے علم تصریف میں تالیف کی تھی اور مولوی کریم الدین صاحب

پانی پتی نے اوسکا اردو میں ترجمہ کیا پھر اس عاجز نے بفرمایش جسٹر ارصاحب موصوف اوسکا عربی زبانمیں ترجمہ کیا اور وہ ترجمہ بمطبع پنجابی اخبار لاہور میں طبع ہوکر ہائی سکولوں کی پڑھائی میں داخل ہوا نمبر ۱۶ عمدة المصادر - اس سالے میں تقریبًا ایکہزار مصدر کار آمد اور ضروری عربی زبانکے مثنوی وقطعات منظوم ہیں - نمبر ۱۷ رسالہ عجوزیہ - جو ایک حکایت عبرت انگیز عربی عبارتمیں بہ تتبع مقامات حریری لکھی ہی اور اوسمیں لفظ عجوز کا ستر معنوں پر استعمال کیا گیا ہی - نمبر ۱۸ رسالہ نہار یہ ہے جو سبتینی ہیں سے فن فلاحت بعبارت عربی مقفیٰ و مسجع ایکدنمیں ترجمہ کیا تھا - نمبر ۱۹ - قصہ چار درویش کو الف لیلہ کی طرز پر عربی میں ترجمہ کیا ہے - نمبر ۲۰ دیوان اسمیں غزلیات اور قطعات اور نغز او قصائد او چند مثنویاں اور کچھہ تقریظیں او جواب مضمون منظوم مفید طلبا درج ہیں - نمبر ۲۱ - البدر الباھر فی احوال الزائر - یہہ رسالہ نثر اردو میں اس حقیر نے بفرمایش جناب سید منظفر علیخاں کونثر رئیس اعظم جانسٹھہ ضلع منظفر نگر اپنے حالات سوانح عمری میں لکھا ہی - نیز و ضح ہو کہ عربی اخبار المسمی بہ نفع عظیم لاھل ھذا الاقلیم کی پانچ مجلدات ضخیم میں جو کچھہ اس ہیچمدان کلیل اللسان نے عرض کیا ہی اور لکھا ہی اور اوسکو اہل زبان و ادبای زمان و فصحای اوان نے متفق الکلمہ پسند او مقبول کیا ہی وہ سب کچھہ ان رسائل و کتب سے علاوہ او علاوہ ہی - ولا فخر - کتبہ العبد المذنب المحتاج الی رحمة ربہ الغنی القوی ابو القاسم مقرب علی الفاطمی الحسینی النقوی المتخلص بہ زائر ساکن جگرانو ضلع لودیانہ حال مدرس اول ہائی سکول ریواڑی عفا اللہ عنہ وعن ابائہ بحرمة سیدنا محمد و ابنائہ - کاتب الحروف محمد یحیی کولوی ۱۳۱۳

maablib.org

دیوان ابیات الجنان کے اغلاط کی تصحیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۷	قابل	نائل	۶۱	۶	جبکو	حس کو
۱۹	۸	ہیچ کہا	اے ہیچ نہ کہا	۶۳	۵	لرام	کرام
۲۱	۸	ہی گیسوے محمد	ہیں گیسوے محمد	۶۴	۱۳	معجزاتیش	معجزاتش
۲۵	۶	تعین	معین	۶۵	۱۲	ارشاہ	ارشاد
۲۶	۱۱	تصدیق تیے	تصدیق ہے	〃	۱۷	رح	رخ
۲۶	۱۴	حدات	حُدات	۶۶	۴	خراب	قراب
۳۰	۹	خایر	حائر	۶۷	۱	حمل	محل
〃	۱۵	بسید	لسید	〃	۵	زار	زاد
۳۶	۱۴	نبی	ہئی	۶۸	۳	اور چوذہویں	اور چودہویں
۳۷	۵	ہرنگ	شُرنگ	۷۴	۱	لیویں	کیوں
〃	۱۴	وقا	وفا	〃	۷	موائق	موافق
۴۰	۱	دل بین ہیں کل الخ	دل بین ہیں آپکے الطاف کا شہرہ الخ	۷۸	۴	قطعات ہیں	قطعات ہیں
۴۵	۷	وس	اوس				منظوم ہیں
〃	۱۰	رو دیتے ہیں	رو دیتے تے	۷۸	۱۰	حالات	حالات وسوانح
〃	〃	دیکھتے ہیں	دیکھتے تے			سوانح عمری	عمری
۵۰	〃	یاں چو	یاں پہ	۷۸	۱۴	علاوہ اور	علاحدہ اور
۵۳	۱۵	فرمانے	فرماتے			علاوہ	علاوہ

قال اللہ العزیز القوی العلیم فی کتابہ الکریم

هٰذا صراط علیٌّ مستقیم

الحمد للہ والمنۃ کہ مجلد دوم از کتاب مستطاب سراپا صدق وصواب مشتمل بر
مناقب سید الوصیین صلواۃ اللہ علیہ واولادہ الطیبین المسمی بہ

اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

بحبہ بجمیع ۱۱ ۱۹۵ وصی مصطفی

بضعہ ... فبشرو النار بالجنۃ

من تالیفات حاج الحرمین الشریفین وذاکر جدہ سیدنا الحسین المتمسک بالثقلین
مولوی حکیم ابو القاسم مقرب علیخان الفاطمی الحسینی النقوی المتخلص بہ زائر
سابق اڈیٹر نفع عظیم لاہل ہذا الاقلیم عربی اخبار لاہور حال مدرس اول ہائی اسکول
ریواڑی ساکن جگرانو ضلع لودھیانہ حماہ اللہ وبنیہ واوصلہ الی ما یتمناہ وحشرہ مع
من یتولاہ دراوان سعید وزمان حمید

در مطبع العلوم علیگڈھ باہتمام سید اصغر علی الوری طبع شد

۱۳۱۴ھ

مکتبۃ العلوم
کراچی